رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی بہ در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر ۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ۵ (۲) خواص و معاونین سے عہ (۳) ہندوستان سے باہر تے (۴) غیر مذاہب والوں سے ۱۲؍ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے ۲؍

نمبر دوم | قادیان دار الامان مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء مطابق ۲۱ ذیقعد ۱۳۲۳ھ | جلد ۱۰

فہرست مضامین

سلک مروارید کا دوسرا حصہ شائع ہو گیا

الحکم کے ناظرین عرصہ سے سلک مروارید کے دوسرے حصہ کی تالیف اور اشاعت کے لئے مجھے مجبور کر رہے تھے۔ مگر میں اپنی عدیم الفرصتی کہوں یا سستی کیوجہ سے ابتک اس رسالہ کو شائع کرنے کے قابل نہ ہو سکا تھا لیکن اب توفیق ملنے پر میں نے اس کو مکمل کر کے شائع کر دیا ہے۔ میں اس کے مضامین کے لحاظ سے بہ جرأت سے کہہ سکتا ہوں کہ یہہ رسالہ انشاء اللہ اپنے پہلے حصہ کی طرح مفید اور موثر ہو گا۔ نہایت سلیس زبان میں مستورات کو اسلام کی سچائی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عظمت و صداقت سے واقف کیا گیا ہے اور غیر مذاہب خصوصاً عیسائی مذہب کی حقیقت کو کھول کر دکھایا گیا ہے اور اس دجل سے آگاہ کیا گیا ہے جو زنانہ مشنری عورتیں استعمال کرتی ہیں اور جن کے ذریعہ ناواقف اور بھولی بھالی عورتوں کو اسلام سے بدظن کیا جاتا ہے۔

یہہ رسالہ ہر گھر میں ہونا چاہئے۔ اسکا مطالعہ نہ صرف عورتوں بلکہ مردوں کے لئے بھی بہت مفید ہو گا انشاء اللہ العزیز۔

۸۸ صفحہ کی کتاب ہے قیمت صرف ۴؍ علاوہ محصولڈاک دفتر الحکم قادیان سے ملے گی۔

اس کتاب کو کثرت کے ساتھ شائع کرنا چاہئے۔

الحکم کے جدید خریدار بہم پہونچانے والے والنٹیر

یہہ امر مسلم ہے کہ اخبار کی اشاعت کا دائرہ جسقدر وسیع ہو گا اسی قدر یہہ زیادہ مفید اور کار آمد ہو سکیگا۔ اسکے لئے مختلف اوقات میں متعدد مرتبہ ناظرین الحکم کو متوجہ کیا گیا اور ایسی تحریکوں پر کچھہ نہ کچھہ فائدہ بھی ہوا لیکن افسوس اس امر کا ہے کہ ہر شخص اپنا فرض نہیں سمجھتا کہ توسیع اشاعت کے لئے کام کرے۔ اسلئے اگر الحکم کے ایک ہزار خریداروں میں سے ایک سو آدمی توسیع اشاعت کے لئے اپنا یہہ عزم کر لیں کہ وہ دس دس خریدار ضرور مہیا کرینگے تو بہت جلد ایک ہزار اشاعت میں ترقی ہو سکتی ہے پس میں ان سو والنٹیروں کی آواز سننے کا خواہشمند ہوں جو اس خدمت کے لئے آمادہ ہوں میں ڈاکٹر علم الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ کا نام بطور نظیر پیش کرتا ہوں جنہوں نے میری تحریک کے بدون چھہ خریدار الحکم کے لئے اور پانچ بدر کے لئے اور دو دیگر میں کے تھے بہیجے ہیں اور لطف یہہ کہ وہ سب غیر احمدی ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ اگر ہمارے احباب اور اہل اثر لوگ سعی کریں تو کچھہ بات نہیں ہے میں ڈاکٹر صاحب کو باقی خریدار بہم پہونچانے کی تحریک کرتا ہوں اور دوسرے احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ اگر ۳۱۔ مارچ ۱۹۰۶ء تک یہہ ایک ہزار جدید خریدار الحکم کے لئے پیدا ہو گئے تو انشاء اللہ العزیز اپریل ۱۹۰۶ء سے الحکم ہفتہ میں دوبار کر دیا جاوے گا۔ (ایڈیٹر)

ریمارک

تائید اسلام بجواب ترک اسلام ۔ اس نام کی ایک عجیب کتاب مولوی محمد خالق صاحب ساکن ہنسوا ضلع فتح پور نے شائع کی ہے جس میں خلاصۃً دہرم پال کے ترک اسلام کا جواب دیا گیا ہے قیمت ۴؍ اور مصنف سے بمقام میرٹھ لال کورتی کوٹھی میاں عزیز بخش صاحب رئیس سے مل سکتی ہے۔

الفرقان (مرحوم مخدوم الملۃ رضی اللہ عنہ کی آخری تحریر شیعہ مذہب کے ابطال و تردید میں) مجھے اس کتاب کے متعلق کچھہ بھی کہنے کی حاجت نہیں اسلئے کہ مخدوم الملۃ کا نام ہی اس کتاب کی عمدگی اور قابل ہونے کے لئے گارنٹی ہے۔ میری رائے میں اس کتاب کی بہت بڑی اشاعت ہونی چاہیے۔ قیمت ۴؍ ۔ حکیم فضل دین صاحب مالک مطبع ضیاء الاسلام قادیان سے ملتی ہے۔

تعلیم الاسلام ۔ ماسٹر عبد الرحمان صاحب مصنف اختیار الاسلام کی تصنیف جو دہرم پال کی کتاب تہذیب الاسلام کے جواب میں انہوں نے حال میں لکھکر شائع کی ہے۔ قیمت ۸؍ علاوہ محصول میری رائے میں کسیقدر زیادہ ہے۔ ایسی کتابوں کی اشاعت عام ہونی چاہیے۔

رسالہ طبیب حاذق ۔ یہہ ماہواری طبی رسالہ ہے جسکو مفتی فضل الرحمان صاحب احمدی قادیان نے ستمبر ۱۹۰۵ء سے شائع کرنا شروع کیا ہے۔ یہہ رسالہ ۳۲ صفحوں پر چھپتا ہے۔ اسکے دو حصے ہیں پہلے ۱۶ صفحوں پر تو حضرت حکیم الامتہ مولانا مولوی نورالدین صاحب کی بیاض شائع ہوتی ہے جس میں ہر ایک مرض کا سلسلہ وار مفصل حال ہوتا ہے یعنی اسکے اسباب علامات۔ علاج۔ وغیرہ۔ اور دوسرے حصہ میں طبی استفسارات کے جوابات اور متفرق طبی مضامین یہہ رسالہ بہرحال ایک مفید اور قابل قدر پرچہ ہے۔ قیمت سالانہ عہ ۸؍ ہے۔

کاتبہ اختر الزمن محمد حسین عفی اللہ عنہ

کی نصرۃ اور تائید کی - پھر ابوبکر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ورضوعنہ کی کی -

پنجم - یہہ کہ اس نصرۃ کی پیشگوئی قبل از وقت بلکہ ضعف کیحالت مین کیجاتی ہے تا کہ اللہ کا علم اور فعل اوسکی صداقت کے دو شاہد ہوں - وکفی باللہ شہیدا - جیسا کہ آنحضرت صلعم کے لئے پہلے سے فرما دیا تہا کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی - اور سیہزم الجمع ویولون الدبر اور اولم یروا انا نأتی الارض ننقصھا من اطرافھا افہم الغالبون -

ششم - یہہ کہ اوسکے مکذبین پر عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا کذبوا الرسل فحق عقاب -

ہفتم - یہہ کہ وہ ضرورت حقہ کیوقت مبعوث ہوتے ہین آنحضرت صلعم کی بعثت کی ضرورت حقہ کا نقشہ قرآن مجید نے ظہر الفساد فی البر والبحر کیساتہہ بیان فرمایا ہے -

ہشتم - یہہ کہ اسوقت کے مطابق اونکو آیات دیئے جاتے ہین جیسا حضرت موسیٰ کیلئے تسع آیات بینات فرمایا -

نہم - کہ اون کو فرقان دیا جاتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلعم کیواسطے آیا ہے یوم الفرقان الخ -

دہم - یہہ کہ جس غرض کے لئے وہ مبعوث ہوتے ہین خداوندکریم اوس کے لئے پہلے سے ایک ہوا چلا دیتا ہے جیسا کہ ہوالذی یرسل الریاح بشرا بین یدی رحمتہ مین اشارہ کیا گیا اور حضرت کے وقت مین ایسا ہوا تہا کہ آپ کی بعثت سے پہلے عرب مین ایک کمیٹی قایم ہوتی تہی کہ شرک بری چیز ہے اور توحید عمدہ چیز ہے اور اس کمیٹی کے اعلےٰ افسر کا نام ابی کبشہ تہا چنانچہ اسیوجہ سے مشرک لوگ آنحضرت فداہ ابی وامی وروحی کو ابن ابی کبشہ کہا کرتے تھے چنانچہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ قبل از شرف باسلام ہرقل کو آنحضرت سے لرزان ترسان دیکہہ کر کہا تہا لقد امر امر ابن ابی کبشۃ

یازدہم - یہہ کہ اس مین اللہ علیم حکیم قدیر اپنے خاص فضل سے قوۃ تطہیر اور قوۃ تزکیہ رکہہ دیتا ہے تا کہ اوس کے تبعین اور معتقدین مطہر اور مزکی ہو جائین جیسا کہ فرمایا ہے یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم - اور فرمایا خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بہا -

دوازدہم - اوسکو علم کتاب اللہ سب سے زیادہ دیا جاتا ہے فرمایا ہے ویعلمھم الکتاب - اور فرمایا لایمسہ الا المطہرون -

سیزدہم - یہہ کہ وہ پہلے انبیا کیطرح ہوتا ہے فرمایا ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا -

چہاردہم - وہ جس سے مباہلہ کرے یا تو فریق ثانی ڈر جاتا ہے یا تباہ ہو جاتا ہے یا ذلیل وخوار ہوتا ہے اور اسکو عزت اور ترقی نصیب ہوتی ہے فرمایا قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم ثم نبتہل الخ

پانزدہم - یہہ کہ خداوند باوجود اسکی ضعف اور کثرۃ اور قوۃ مخالفین کے اسکی عصمت کی پیشینگوئی کر دیتا ہے اور پہر ثابت کر دکہاتا ہے کہ وہ لوگون کی تباہ کن تدابیر اور حملون سے معصوم اور محفوظ رہتا ہے جیسا فرمایا - واللہ یعصمک من الناس

شانزدہم - یہہ کہ اونکے اور اونکے خلفا کے لئے تمکین دین عنایت فرماتا ہے -

ہفتدہم - یہہ کہ بعد از خوف امن عنایت فرماتا ہے -

ہشتدہم - یہہ کہ بعد از امن وہ لذات مین مستغرق نہین ہوتے بلکہ اللہ کی عبادت کرتے اور اللہ کے ساتہہ کسی کو شریک نہین بناتے -

نوزدہم - یہہ کہ ان کے مقابلہ پر ضرور کوئی نہ کوئی کھڑا ہوتا ہے لیکن اگر سعادت مند ہوا تو وہ بچ جاتا ہے - ورنہ ہلاک اور تباہ ہو جاتا ہے جیسا کہ فرمایا ہے وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون -

بستم - یہہ کہ وہ حکم بین الناس ہوتے ہین کسی ایک فرقہ کیطرف وہ نہین جہکتے جیسا فرمایا لیحکم بین الناس -

اسکے علاوہ اور بہی بہت سی باتین ہین لیکن مین اسپر اکتفا کر کے اب آپکو یہہ بتاتا ہون کہ یہہ سب صفات ہمارے آقا اور مطاع حضرت مہدی اور مسیح موعود مین موجود ہین فالحمد للہ علےٰ ذالک

عـ۱ ثبوت یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے تو ایک شہر کے چند لوگون کو بلا کر حجت پوری فرمائی - پر اون کے آخری خلیفہ مہدی نے اشتہار دیا کہ اگر میرا کوئی چہوٹا سا گناہ بہی بعثت سے پہلے عمر کا بیان کرے تو مین جہوٹا ہون - پر اللہ کے فضل سے ابتک کسی نے نہین ثابت کیا حالانکہ آپکے مخالفین قادیان مین بکثرت موجود ہین -

عـ۲ - ہمارے آقا اور مطاع پر اللہ کی تازہ وحی نازل ہوتی اور ہزارون لوگ ہزارون دفعہ اوسکی صداقت کو مشاہدہ کر چکے ہین - لاکن ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

عـ۳ ہمارے آقا اور مطاع کو بہت سی غیبون پر قبل از وقت اطلاع دیگئی اور پھر ایسا ہی ظہور مین آیا مثلاً براہین احمدیہ مین اسوقت آپنے لکہا ہے جبکہ آپ بالکل عالم گمنامی مین تہے یاتون من کل فج عمیق - یاتیک من کل فج عمیق - لا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس یعنے دور دراز رستون سے لوگ تیرے پاس آئینگے اور تحفے بہی آئینگے اور چونکہ لوگ بہت کثرت سے آئینگے تو اسواسطے اون سے مونہہ نہ پھیرنا اور نہ تہکنا پس کوئی قادیان آئے اور مشاہدہ کرے کہ کس کثرت سے لوگ دور دراز ملکون سے آتے اور تحفے لاتے اور بہیجتے ہین -

پھر آپکو دشمن خدا اور دشمن رسول لیکہرام کی خبر دی کہ وہ قتل کیا جائیگا اور فلان وقت قتل ہوگا اور اس کا قاتل نہ پکڑا جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا پس اگر آپکو ان پیشگوئیون کی تفصیل دیکہنے کا شوق ہے تو تریاق القلوب کو پڑہین -

عـ۴ نصرت الٰہیہ کا پتہ اسطور پر لگ سکتا ہے کہ ہمارے آقا و مطاع نے جب مہدی اور مسیح موعود ہونیکا دعویٰ شائع کیا تو سوائے چند اشخاص کے جو کہ انگلیون پر گنے جاتے تھے اور کوئی بہی ساتہہ نہ تہا اور ہندوستان وپنجاب وغیرہ کے سب طبقات الناس اور خصوصاً اُن مولویون نے جو کہ اشر الناس تحت ادیم السماء تہے اور پیران گدی نشینون نے جو کہ بدقسمتی سے مدعیان اسلام کے بت تہے آپ کی سخت مخالفت شروع کی اور اپنی سب تدابیر اور اسلحہ کو لیکر بڑے زور شور سے مقابلہ پر نکلے ڈہیرون کے ڈہیر کتابین اور رسالجات آپکی مخالفت پر شائع کر دیئے جابجا واعظ پہرے قتل کے منصوبے گانٹھے گئے خون کے مقدمات قایم کئے گئے گورنمنٹ کی بغاوت کی مخبریان اون کے لیڈرون نے کین پر ان سب کا نتیجہ کیا ہوا کہ ہمارا آقا و مطاع میرے جدامجد حسین علیہ السلام کیطرح کبہی ان یزیدیون کے تیرون اور خنجرون کا نشانہ نہ بنا بلکہ آنحضرت صلعم کیطرح ہر ایک میدان مین مظفر اور منصور ہوا - اور باوجود ان رکون کے اب حضور کی جماعت تین لاکہہ سے متجاوز ہے -

عـ۵ ہمارے آقا و مطاع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوے سے پہلے براہین احمدیہ مین خدا کی وحی شائع کی تہی جو اس نصرۃ کی پیشگوئی تہی اور وہ یہ ہے -

"دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اوسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملون سے اوسکی سچائی ظاہر کر دیگا" اور فرمایا ینصرک رجال نوحی الیھم وغیرہا -

پس کیا آپ اسکی نظیر مین کوئی کاذب شخص پیش کر سکتے ہین کہ جسنے گمنامی اور کس مپرسی کی حالت مین شائع کیا ہو کہ اللہ علیم قدیر نے اپنی تازہ وحی مجہہ پر نازل کی ہے کہ مین تیری نصرۃ کرونگا - اور پھر اسیطرح اوسکی نصرت کی ہو مفتری اور تقول علے اللہ کرنیوالے کو اللہ ناکام اور ہلاک کرتا ہے جیسا کہ اوس نے فرمایا ہے وقد خاب من افتری - اور فرمایا ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین -

اور اگر یہ کہے کہ ابہی پورا غلبہ نہین ہوا - تو اسکا جواب مین وہی دونگا جو کہ آنحضرت صلعم (فداہ ابی وامی وروحی) کی نصرت اور غلبہ پر اعتراض کرنیوالونکو خداوند علیم وحکیم نے دیا تہا اور وہ یہہ ہے اولو یروا انا نأتی الارض ننقصھا من اطرافھا افھم الغالبون یعنے جب اس ضعف اور بیکسی اور بے بسی کیحالت مین کفر کی زمین کم ہوتی جاتی ہے اور اسلام کی زمین بڑہتی جاتی ہے تو کیا معترضین پھر بہی خیال کرتے ہین کہ وہ غالب آجائینگے -

عـ۶ اس نمبر مین زیادہ نہین لکہتا عیان را چہ بیان - ہان اگر مخالفین دہلی کے ناصح کے اس مصرعہ پر عمل کرتے ع

چشم عبرت برکشا قدرۃ حق را ببین

تو یقیناً یقیناً وہ ضرور یہ مصرعہ دہراتے ؎

شامت اعمال ما این صورت نادر گرفت

مگر کیا بہلونکو کبہی یہ عبرۃ نصیب ہوئی ہے کہ ان کو بہی ہو -

عـ۷ اس نمبر مین آپ لکچرار دہلی اون لکچرونپر ذرہ نظر غور کرین کہ جنمین انہون نے اسلام و اہل اسلام کیحالت زار اور اپنے علماء و سجادہ نشین و امراء کی نازک حالت پر خونکے آنسوؤن سے رویا ہے

الغرض کہ اگر کوئی اہل اسلام کی اندرونی حالت پر بھی نظر کرے اور بیرونی حملوں پر بھی غور کرے تو وہ یقین کر سکتا ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی ضرورت حقہ ہو سکتی ہے۔

عث یہہ نمبر ایسا وسیع ہے کہ اگر سب آیات مسیح موعود علیہ السلام درج کروں تو ایک ضخیم کتاب چاہیے اور حضرت اقدس اور انکے خدام کی تصانیف میں بہت کچھہ درج ہیں۔ البتہ یہان پر خصوصیت کیساتھہ تین آیتین درج کرتا ہوں کہ انمین سے ایک تو آنحضرت کی وحی خداہ کے سواء نہ کسی نبی کو ملی تہی اور نہ کسی رسول کو اور بقول آپ کے کسی نائب برحق کو دیگئی تہی اور دوسری دو ایسی ہین کہ حضرت آدم سے لیکر قیامت تک سوائے حضور مسیح موعود علیہ السلام کے کسی کو نہین ملی ہو اور نہ ملیگی۔

اول تو یہہ ہے کہ آنحضرت صلعم کو اللہ علیم حکیم نے افصح العرب والعجم بنایا تہا اور پہر ایسا کلام اونکو دیا کہ جسنے اعلے رؤس الاشہاد یہہ کہکر وان کنتم فی ریب مما نزلنا علے عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین وان لم تفعلوا۔ الخ مخالفین کی ناک کو خاک پر رگڑ دیا۔

اسیطرح اوس نے اپنے پنجاب کے ایک گاؤن کے رہنے والے آنحضرت کے خلیفہ کو افصح العرب والعجم بنایا اور بہت سی کتابوں میں تحدی کر کے عرب عجم کو اونکی مثل بنانے پر بلایا اور علے رؤس الاشہاد یہہ شایع کر کے مخالفین کی قیامت تک ناک کاٹ دی آپ خدا کیلئے ذرا غور تو کرین بہلا یہ کسی انسان کا کام ہے۔

اور باقی دو کی تفصیل یہہ ہے کہ میرے جد امجد حضرت محمد باقر سے ایک حدیث مروی کہ جو کہ کتاب دار قطنی میں صدیون سے درج چلی آتی ہے اور اوسکی عبارت یہ ہے۔

ان لمہدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ۔

اور اسکو خداوند کریم نے پرانی اور نئی دنیا دونون میں پورا کر دکہایا جسکو سب دنیا نے دیکہا اور سنا ہو پس جسطرح کسی نے ثابت نہین کیا اور نہ کر سکتا ہے کہ پہلے زمانہ میں کبہی ایسا ہوا اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ آیندہ بہی کبہی نہ ہوگا۔

یہان پر ایک بات کیطرف تو مین آپکو توجہ دلاؤنگا اور پہر عام طور پر سب مدعیان محبت اہل بیت اور ائمہ اثنا عشر اور خصوصاً اون کی اولاد کو نصیحت کرونگا شاید کوئی سعید الفطرۃ فائدہ اوٹہائے آپکو اس بات کیطرف توجہ دلاتا ہون۔

کہ جسقدر دنیا مین سادات ہین یا بنکر رہ سکے اونکی سیادت کی کوئی سند نہین ہوتی کہ ایک شجرہ نسب لکہا ہوا رکہا ہوتا ہے یا قبرون اور مریدون پر حوالہ کیا جاتا ہے اور مین نے بچشم خود سادات بنتے دیکھے ہین اور شیعہ کے خمس نے تو اور بہی غضب مچا دیا ہے۔

پر ہمارے امام مہدی اور مسیح موعود کی قربت قریبہ کو سیدنا زین العابدین علیہ السلام کی حدیث کیا ثابت کرتی ہے۔ دیکھو وہ یہہ نہیں فرماتے ان للمہدی آیتین بلکہ وہ فرماتے ہین ان لمہدینا آیتین اور سورج چاند کے ایک رمضان مین گرہن لگنے نے جو کہ خدائی فعل ہے ثابت کر دیا کہ اہل بیت کا مہدی کون ہے۔

وہ ہمارا آقا اور مطاع حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام جیکے مہدی اہلبیت ہونے کی شہادت خدا کے علم اور فعل نے پورانی اور نئی دنیا مین دی ہے وکفی باللہ شہیدا۔

اب مین دوسرے گروہ کو نصیحت کرتا ہون کہ اے محبان اثنا عشریہ اور ان کے اتباع کا دم بہرنے والو اور اے آل فاطمۃ الزہرا وآل الحسن والحسین اور اے آل زین العابدین علیہم السلام ھل فیکم رجل رشید۔ کیا تم کبہی خواب غفلت سے بیدار ہو گے کیا کوئی تم مین سے ایسا بہادر اور سچا محب اہل بیت ہے۔ جو کہ اپنے امام زین العابدین کی اس بات کو مانے اور اہلبیت کے مہدی کی اتباع سے مشرف ہو۔

خدا کے لئے ذرہ بہر غور تو کرو کہ حضرت امام زین العابدین نے کیسے دو یکتا نشان دونے مہدی کے بتائے ہین جو کہ اور کسی مین نہ کبہی ہوئے اور نہ ہونگے اور پہر تمہاری آنکہون کے سامنے یہہ دونون نشان ہمارے آقا اور مطاع کیلئے علے رؤس الاشہاد پورے ہوئے کیا اب بہی کوئی کسر باقی رہی ہے۔

عث ہمارے آقا اور مطاع کو قریباً ہر ایک قوم کے مقابل پر ایک بین فرقان دیا گیا ہے مثلاً دیکہو کہ مسئلہ وفات مسیح اور تائیدات مین انسے زائد ہونکی اثبات اور آتہم کے ہاویہ مین گرنے نے عیسائیون کو کیسا دم بخود کیا اور اون پر کیسی حجت پوری ہوئی یہانتک کہ مسیح موعود کے خدام سے آگے بہاگتے ہین۔ جیسا کمان سے کوئی یا لاحول سے شیطان۔

پہر دیکھو لیکھرام کے قتل کی پیشگوئی کے سچا ہونے اور مسئلہ نیوگ کے نقائص طشت از بام کرنے سے آریہ مذہب پر کیسی ہلاکت آئی۔

پہر دیکھو بابا نانک کے اثبات اسلام سے سکہونکو کیسا لاجواب کیا پہر حسین کی پر اپنی فضیلت ثابت کر کے شیعہ کو کن آنسوؤن سے رولایا یہانتک کہ اپنے مخذول اور خائب آبا و اجداد کیطرح تبرا بازی سے اپنے لاجوابی اور ضعف کا انہون نے ثبوت دیا پہر سب عرب و عجم کو دعا کے مقابلہ مین اور معارف قرآن مجید بیان کرنے مین اور عربی کتابون کے مثل لانےمین کیسا نیچا دکہایا وغیرہ ذالک۔

عنا۔ حضرت مسیح موعود کسر صلیب یا یون کہو قتل خنازیر کیواسطے اور وضع حرب کیلئے مبعوث ہوئے ہین پس دیکھو کہ وفات مسیح کا مسئلہ جو کہ کسر صلیب کا حربہ ہے کسطرح اسکی پہیلے سے پہیل گیا اور عیسائی کسطرح بائیبل اور کفارہ کو خیر باد کہنے لگے۔

عا قوۃ تطہیر کا پتہ آپکی جماعت کے صحبت یافتہ با اخلاص افراد کے مشاہدہ سے لگ سکتا ہے کہ انمین کیا تبدیلی پیدا ہوئی جس سے ابدال بنے۔

عا علم قرآن کے مقابلہ کیواسطے سب علماء و صوفیا اور عرب و عجم کو بلایا پر کوئی بہی اس مقابلہ کیلئے نہ نکلا۔

عا جیسا کہ پہلے انبیاء کے لئے آیا ہے وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیہم اور وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین اور فرمایا رسولا منہم یہہ سب باتین ہمارے آقا نامدار مین موجود ہین نہ یہہ سر من رائے کے گم گشتہ طفل کیطرح کئی صدیون کے بعد کسی غار سے نکلا اور نہ مسیح کے پوجاریون کے فرضی مسیح کیطرح آسمان پر زندہ بجسد عنصری رہ کر بیہون یا بیت المقدس یا کسی پہاڑ یا مسجد پر اتر کر کسی سیڑہی اور زینہ کا محتاج ہے مگر بد نما من الرسل ٹہرا ہے اور نہ کسی اسرائیلی شریعت کی اتباع سے بنی بنکر آنحضرت کی ختم نبوۃ کا توڑنے والا قرار پایا بلکہ آنحضرت کی سچی اتباع سے اوس نے حاصل کیا جو کیا فتبارک من علم وتعلم

عنا بہت سے مولویونکو مثل مولوی محمد حسین وغیرہ مباہلہ کیواسطے بلایا پر مقابل پر نہ آئے اور غلام دستگیر قصوری نے ہلاک ہوا اور عبدالحق نے کیا وہ ذلیل ہوا اور ہمارے آقائے نامدار کو اسکے بعد وہ عزت اور ترقی ملی جو کہ مباہلہ کے بعد کسی کاذب کو ہرگز نہین مل سکتی بلکہ وہ خواص کا خاصہ ہے۔

عا یعصمک اللہ ولو لم یعصمک الناس یعصمک اللہ اور باوجود اسقدر ممتد زمانہ گزرنے اور کثرت اور قوت مخالفین کے انکی سب تدابیر ناکام گئین اور آپ کو اللہ قدیر نے انکی شرارتون سے معصوم اور محفوظ رکہا ہے اور آیندہ بہی ضرور رکہیگا۔

عا عا عا عا دیکہو خداوند کریم نے ایک با امن گورنمنٹ قائم کر کے کسطرح آنحضرت صلعم کے خلیفہ کیلئے تمکین دین کی اور جو ابتدا مین خوف پیدا ہوئے وہ رفتہ رفتہ کسطرح دور ہوتے جاتے ہین۔ اور آپ اللہ کی عبادت کرتے اور شرک نہین کرتے۔

اور جسقدر بڑے بڑے مکفرین تہے قریباً سب تباہ ہو گئے جو چند باقی ہین اونکا انجام بہی دیکھنے والے دیکھہ لینگے۔

عا جو شخص آپکے مشن سے واقف ہوگا وہ یقین کریگا کہ آپ کسی پہلے ایک فرقہ کیطرف نہین جہکے بلکہ ہر ایک فرقہ مین جو حق تہا لے لیا اور جو باطل تہا وہ پہینک دیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہر ایک فرقہ آپسے مل بہی سکتا ہے اور نیز ہر ایک آپ سے راضی بہی نہین ہے۔

اب مین اس مضمون کو ختم کرتا ہون ہان اسقدر لکھنا ضروری سمجہتا ہون کہ اگر آپ کو قربت قریبہ والے مہدی کا بہت خیال ہے تو پہر ابن خلدون کو ذرہ غور سے پڑہین یا سنین تا کہ آپکو معلوم ہو کہ یہ روایت اور درایت کسقدر کمزور بلکہ مردود ہے۔

درخواست نکاح

میان محمد صاحب احمدی سکنہ موضع کریم پور ڈاکخانہ نواشہر ضلع جالندہر اپنی جماعت مین ہی شادی کرنا چاہتے ہین عمر ان کی ۲۵ سال ہے ناخواندہ ہین پیشہ زمینداری ہے جملہ خط وکتابت چودہری جیوے خان احمدی ساکن لنگر ہوعہ تحصیل نوان شہر ضلع جالندہر کے نام ہو۔

غزل از کج مج زبان ژولیدہ بیان خاکسار اکبر شاہ خان اکبر احمدی نجیب آبادی

امام وقت کے مجھسے بطرز نغز گفتاری
بیان اوصاف ہون کیسے کہ ہے میری زبان عاری
غلام احمد مرسل ہو اور ہم سب کے آقا ہو
بلاشک کل جہان کی آپ کو زیبا ہے سرداری
ہے واقف کل جہان اس سے مقابل آپکے ہوکر
ہوئی ہے دشمنون کو کیسی کیسی ذلت و خواری
ہوا حضرت ہی کی تعلیم سے ظاہر یہ دنیا کو
کہ ہین یہ آشتی کے دن نہین ہے وقت خونخواری
مین ہون یون قادیان کیسے پھنسا ہون سخت مشکل مین
پڑی ہین پاؤن مین میرے بہت سی بیڑیا بھاری
اقارب بنگئے ہین اب عقارب کیا کہون آخر
جو تھے غمخوار میرے آجکل کرتے ہین خونخواری
ہمیشہ نامت اعمال سے رہتا ہون مین غمگین
کبھی مجروح بیماری کبھی مذبوح ناداری
مجھے مان باپ کیخدمت سے فرصت ہی نہین ملتی
نجیب آباد مین اب تک پڑا ہون مین بناچاری
نہین آتی ہے شب کو نیند اکثر یاد حضرت مین
رہا کرتے ہین اکثر اشک میری چشم سے جاری
مرے مرشد مرے آقا مرے مہدی مرے عیسیٰ
دعا کیجے کہ آسان ہو مری ہر ایک دشواری
کرون کیا فخر اپنی شاعری پر اب مین اے اکبر
اگرچہ نظم بھی چھوٹے ہے یہ غزل عاری

ایضاً

کبھی جلاتے ہو کیون کہیے تو آخر کیا یہ نقشا ہے
ابھی خاک اڑا دونگا مجھے کیا تم نے سمجھا ہے
وہ رحمت حق کی جو ہر احمدی کو آج حاصل ہے
نظر آئیگی کیا اوسکو بھلا جو خود ہی اندھا ہے
جسے ہو دیکھنا دیکھے سمجھنا ہو جسے سمجھے
کہ اپنے وقت پر یہہ مہدی موعود آیا ہے
یہی تو وقت ہے دنیا بہت محتاج ہے اوسکی
بلالو اپنے عیسیٰ کو فلک پر کیون وہ بیٹھا ہے
یقین جانو کہ دنیا مین نہ آئیگا کبھی عیسےٰ
مجدد اس صدی کا جو ہے وہ موعود عیسیٰ ہے
سور کا مارنا ہی گر نشان ابن مریم ہے
ہمارے ملک کا ہر ایک کنجر پھر تو عیسیٰ ہے
خدا ہی خود مدد پر ہے مجھکو اکبر خوف دشمن کیا
مقابل میرے ہو اوسکی حقیقت ہی بھلا کیا ہے

آریہ سماج قادیان کا سالانہ جلسہ

اس سے پیشتر قادیان کی آریہ سماج کے جلسہ پر مفصل ریمارک کرنیکے لئے الحکم کے کالمون مین بوجوہات گنجائش نہین نکالی گئی اور نہ اب ضرورت ہے۔ صرف مختصر طور پر لوکل واقعہ کیوجہ سے کچھہ ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اور خصوصاً اسوجہ سے بھی کہ اس جلسہ کی **غرض** کا ایک راز خود سکرٹری آریہ سماج قادیان کی ایک تحریر کے ذریعہ سے ہوا ہے اور اس کا حکام ضلع کے نوٹس مین آجانا ضروری ہے اس لئے مین نہایت مختصر طور پر اسپر چند ریمارک کرونگا۔

آریہ سماج کا جلسہ جو صرف گذشتہ دو سال سے شروع ہوا ہے ہمیشہ سال کی پہلی سہ ماہی مین ہوا کرتا تھا۔ لیکن امسال اس جلسہ کو ڈسمبر کے ایام کرسمس مین رکھا گیا اسکی وجہ خواہ آریہ صاحبان زبانی کچھہ ہی بیان کرین لیکن وہ چٹھی جو لالہ اچہر چند ورما سکرٹری آریہ سماج قادیان کی امرتسر کے اخبار ہتکاری مین طبع ہوئی ہے وہ صاف بتا رہی ہے کہ اس جلسہ کی غرض و غایت کیا تہی؟ اور یہہ جلسہ کب تجویز ہوا؟ اسکے لئے اس چٹھی کا چھاپ دینا ہی کافی ہے۔

اور وہ یہہ ہے

شریمان مانیہ ”ماسٹر آتمارام جی۔ نمستے

قادیان آریہ سماج کا سالانہ جلسہ اشتہار دوارہ ودت ہو گیا ہوگا کہ ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ - دسمبر کو ہوگا چونکہ اس لئے **جلسہ بہت تھوڑے دن ہوئے نیت کیا گیا تہا کہ مرزا غلام احمد کا سالانہ جلسہ انہین دنون مین تہا۔** اور باقی کام کی معروفیت کے سبب خط و کتابت کا کام شروع نہ ہو سکا۔ اب دن بہت تھوڑے رہگئے ہین اور سبھاسدون مین کوئی ابھی تک اچھا جواب نہین پہونچا۔ اس لئے بذریعہ پتر نویدن ہے کہ آپ ضروری ۲۹ - دسمبر کو قادیان پہونچ جاوین۔ اتینت کرپا ہوگی۔ تاکید ہے۔ امید ہے بار بار لکہنے کی ضرورت نہین پڑے گی۔ اگر آپ کا جواب نہ آیا تو ۲۶ دسمبر کو ہمارا آدمی امرتسر پہونچے گا۔ امید ہے کہ آپ ہمین آدمی کے خرچ اور حرج سے بچاوین گے۔ کیونکہ آدمی تھوڑے ہین اور کام بہت اور ساتہہ ہی پنڈت جگن ناتہہ جی نروکت رتن کو بھی ضرور ساتہہ لیتے آوین مہربانی ہوگی۔

چونکہ ہم کو پنڈت جی کا پتہ نہین ہے اس لئے علیحدہ پتر نہین لکھہ سکا آپ اون کی سیوا مین ضرور نویدن کردین۔ امید ہے کہ آپ اکیلے ہی نہین آئینگے۔ اور بہت سے بھدر پرشون کو بھی ساتہہ لائینگے۔

آپکا اچہر چند ورما منتری آریہ سماج قادیان

اس تحریر مین جس فقرہ کو ہمنے جلی کر دیا ہے وہ کافی روشنی ڈال رہا ہے اس امر پر کہ جلسہ کی اگر کوئی خاص غرض ہو سکتی ہے تو وہ صرف سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق ہے۔ اور وہ صاف ظاہر ہے کہا جاتا ہے کہ پلیگ کیوجہ سے جلسہ ڈسمبر مین مقرر کیا گیا مگر سکرٹری کی تحریر اس امر کی ایسی تردید کرتی ہے جسکا جواب نہین ہو سکتا۔

آریہ سماج قادیان کو مین خیر خواہی سے مشورہ دیتا ہون کہ اسکے لئے یہ طریق نہایت نامناسب اور ناموزون ہے وہ آئیندہ ایسی باتون کا پورا لحاظ رکہے۔

۲۹ - ڈسمبر کی شام کو نگر کیرتن ہوا جس مین بھجنون کے علاوہ یوگندر پال سادہو کی مختصر تقریرین بھی ہو رہی تہین اس حصہ مین جہان ہندوؤن کی عورتین کوٹھون پر اور مرد دوکانون پر اس جلوس کو دیکہہ رہے تھے سادہو جی استری سکھشا کے متعلق تقریرین کرتے آئے مگر چوک مین آکر جہان مسلمانون کی دوکانین ہین وہ رہ نہ سکے اور انبیاء علیہم السلام کی شان پر ایک خطرناک حملہ انہون نے کیا۔ اور کہا کہ وہ **لوگ جو پیغمبر بنے ہوئے ہین اور خدا کے چچا اور بہائی بنے ہوئے ہین۔ ہم کل انکو بہی دیکہہ لین گے اور ان کی حقیقت کہول دین گے“**

معقولی رنگ مین کلی تہذیب اور متانت کے ساتہہ کسی سے اختلاف رائے رکہنا یا اسکا اظہار کرنا برا نہین لیکن دل دکہانے والے الفاظ استعمال کرنا میری سمجھہ مین نہین آتا کیا ہمی ہین سادہو یوگندر پال کے متعلق جالندہر جو کچھہ کارروائی ہوئی۔ اور دینا نگر کے مقام پر ضلع گورداسپور کے اعلےٰ حکام کو انکی تقریرون کی کے لئے جو نوٹس لینا پڑا وہ چھپا ہوا امر نہین بہر خصوصیت کے ساتہہ قادیان جیسے مقام پر آریہ سماج قادیان کا سادہو یوگندر پال کو بار بار لیکچر دینے کے لئے بلایا جانا ہے اور گذشتہ سالانہ جلسون پر اس نے جو کچھہ کہا اور جسطرح سے مسلمانون کو دکہہ دیا ہے اس سے مین سمجھتا ہون ذمہ وار حکام ناواقف نہین۔

ٹھاکر پردین سنگہ جنکے اشتعال وہ بھجن کسی گذشتہ جلسہ پر بہی یہان سنے گئے تہے اور جنکو قادیان کے بعض ذمہ وار لوگون نے اسوقت رد کر دیا تہا۔ اس جلسہ پر آئے ہوئے تہے۔ انہون نے بہی مسلمان بادشاہون اورنگ زیب محمود غزنوی وغیرہ کے نام سے بعض فرضی مظالم کو پر جوش بھجنون مین بیان کیا اس سے کیا غرض ہو سکتی ہے۔ ظاہر ہے اسطرح نگر کیرتن ختم ہوا۔

جلسہ مین کس قسم کی تقریرین ہوئین اور کیا کارروائی ہوئی۔ وہ اگلی اشاعت مین سناؤنگا۔

ریمارک

تکذیب وید و تصدیق قرآن - اس نام کی ایک کتاب مولوی محمد حضور الحسنین صاحب بی۔ اے رئیس بدایون نے لکہی ہے جو دوسری مرتبہ چھپی ہے۔ جیسا اس کتاب کے نام کے دو حصہ ہین ایسا ہی اس کا مضمون دو حصون پر منقسم ہے حصہ اول مین وید منترون کے حوالہ سے ویدون کا غیر الہامی ہونا ثابت کیا ہے دوسرے حصہ مین مضمون آریہ دہرم پال کے رسالہ کا جواب لکہا ہے اور آخر مین ویدک مت کے احکام کا خلاصہ پیش کیا ہے کتاب ۷۶ صفحہ پر خوشخط چھپی ہے اور حافظ محمد فضل اکرم صاحب وکیل بدایون ضلع بدایون سے ملسکتی ہے۔

الاخلاق - جے پور سے ایک چھوٹی تقطیع کا ماہواری رسالہ نکلتا ہے اسکے مقاصد اتفاق۔ اتحاد۔ تہذیب اخلاق بتائے گئے ہین اور انہین مقاصد پر اس مین مضامین ہوتے ہین قیمت سالانہ مع محصول ڈاک صرف ۱۰ / ہے۔

کلیات طالب ملتانی - منشی خدا بخش صاحب طالب ملتانی کی تصنیف ہے ۲۲۴ صفحہ کی کتاب ہے معمولی رسمی کاغذ پر چھپی ہے اور ایک روپیہ قیمت ہے مصنف سے ملسکتی ہے۔

رسالہ سائینس و تعلیم - لاہور سے یہ ماہواری رسالہ انگریزی اردو مین شائع ہوتا ہے علمی مذاق پیدا کرنے کیلئے ایک مفید اور کار آمد پرچہ ہے جس مین بڑے بڑے قابل آدمی مضامین لکہتے تہے قیمت صرف ایکروپیہ سالانہ مین ایسے رسالون کو مفید سمجہتا ہون۔

لمعان الحق - شیخ عبد الحی صاحب بی۔ اے مصنف برہان الحق کی تصنیف لطیف ہے۔ مسیح کی آمد ثانی پر لطیف اور مدلل بحث کی ہے چہوٹی تقطیع کے ۳۰ صفحون پر ہے ۲ / کو فروخت ہوتا ہے سید عبد الحی عرب قادیان سے منگوا سکتے ہین۔

مباحثہ - پادری احمد مسیح واعظ دہلی اور مولوی الہ دین صاحب واعظ ردنصاریٰ کے درمیان جو مباحثہ دہلی مین ہوا تہا وہ چھپکر شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ مین مولفین اناجیل مروجہ حال کی فرضی نبوت اور پیغمبری کا ابطال بڑی صفائی سے کیا ہے ایسے رسالہ ہزارون ہزار شائع ہونے ضروری ہین قیمت ۳ / قاسمی پریس دہلی سے منگوالو۔

تندرستی کا بیمہ

یعنی ڈاکٹر گنیش پرشاد بہارگو کا بنایا ہوا

نمک سلیمانی

جسکو کہ کیمیکل اگزامیز اور کمسٹری رائل سکول لنڈن کے ممبر اور مشہور ڈاکٹر ڈبلو آر ارکریر صاحب ایف-سی-ایس-اے-آر-ایس-ایم نے جانچکر سرٹیفکٹ عطا فرمایا ہی

یہہ نمک سلیمانی امراض معدہ مثلاً کمی اشتہا پیٹ کا درد-نفخ-کھٹی یا جلی ہوئی ڈکاروں کا آنا-غذا کا پورے طور سے ہضم ہونا یا اس کیوجہ سے جو بیماریاں مثل اسہال-پیچش-سوء ہضمی-بواسیر قبض وغیرہ کے ہوتی ہیں-ان سب شکایتوں کو فوراً فائدہ کرتا ہے-امتلائی کھانسی یا دمہ-جو غذا کی پورے طور پر ہضم نہ ہونے کی وجہ سے اکثر پیدا ہو جاتا ہے-گٹھیا زیادہ پیشاب-ریاحی درد وغیرہ کو بہی بہت جلد دفع کر دیتا ہے-چونکہ یہ نمک سلیمانی معدہ کی تمام خرابیوں اور بیماریوں کو دور کر کے اسکی قدرتی گرمی اور قوت کا محافظ رہتا ہے اس لئے حالت تندرستی میں اس کے استعمال سے بہوک بڑہتی ہے-اور غذا پورے طور سے ہضم ہو کر معمول سے زائد خون صالح پیدا ہوتا ہے-

ہزاروں میں سے تازہ سرٹیفکٹ

جناب عزیزالدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد سے ۲۴-نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ میںنے آپکے نمک سلیمانی کو بہت مفید پایا مہربانی فرماکر ایک شیشی اور بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ فرمایئے-

جناب حاجی حافظ محمد سلیم اللہ صاحب قاضی امرکوٹ سندھ سے تیرہ نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے نمک سلیمانی کا تجربہ بیشتر بندہ نے کیا ہے برابر ہر مرض پر اکسیر کا حکم رکھتا ہے-

جناب مولوی عبدالعزیز محمود صاحب اتالیق جناب راجہ صاحب بہادر کھلچی پور متعلقہ ایجنسی بہوپال بتاریخ ۱۳-نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے اعجاز نما نمک سلیمانی نے عجیب اثر دکہلایا چند روز کے استعمال سے شکایات معدہ رفع ہو گئیں خداوند کریم آپ کو اجر خیر دے میں اسکی بہی تصدیق کرونگا کہ آپ کا نمک سلیمانی قوت فربہی بدن و ہاضمہ کے لئے بہی اپنی آپ ہی نظیر ہے مہربانی فرماکر ایک شیشی بہت جلد بذریعہ ویلیو پی ایبل بہیجکر ممنون فرمایئے-

ملنے کا پتہ ڈاکٹر نونہال سنگہ بہارگو منیجر کارخانہ نمک سلیمانی محلہ گائے گہاٹ شہر بنارس

عمدہ مفید دلچسپ اور نصیحت آموز کتابیں

شادی خانہ آبادی-۳-مہینے میں ہزار کتابیں ختم ہوئیں یہ دوسرا ایڈیشن ہے-قیمت ار انیس خلوت (عورتوں سے کیونکر اور کیسا برتاؤ کیا جاوے) ار-دوستی ار-راستی تعصب ار پانی (استعمال کا طریقہ اور اوسکی شناخت) ار-قرض ار-شراب خانہ خراب ار-عیاشی (کس طرح بند ہو سکتی ہے) قیمت ار-نوکری اور اوسکا فرض ار-ماں باپ کا استاد-ار وقت اور محنت-ار-علاج الطاعون (مفصل حالات ۲۸-باب میں درج ہیں) ۲ر گفتگو ۲۶ طریقوں سے مختلف لوگوں سے بات کرنیکا بیان-۲ر معلم نوعمر لوگوں کے لئے مفید نصیحتیں اور ہر معمولی کام کرنیکا اچہا طریقہ-۲ر-مقدمہ بازی ار-خانہ داری ار-گلزار حقیقت-

ملنے کا پتہ

منیجر سلیمانی پریس محلہ گائے گہاٹ شہر بنارس

مفت ۵۰ ہزار پڑیہ بطور نمونہ مفت مفت

کرتے ہیں مع...سی تجارت دیسی کی سرمہ سرسرا قبال کا اگر تجارت ہو گا تو وہ بھی پہنچنی چاہیے

سرمہ نور

نمونہ کی تعداد پانچ ہزار سے بڑہکر پچاس ہزار پڑیہ کر دی گئی ہے-ر کا ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگی-یہ وہ سرمہ ہے جو پانچ سال سے برابر مفت تقسیم ہو رہا ہے دنیا کے قریب قریب ہر حصہ میں اسکے خریدار موجود ہیں سیکڑوں سارٹیفکٹ ہمارے پاس معزز ڈاکٹروں اور حکیموں اور رئیسوں اور عہدہ داروں کے موجود ہیں جنکے شایع کرنے کے واسطے ایک کتاب کا حجم درکار ہے-مفید ہونیکا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا-یکم دسمبر سے صرف ۱۵-دسمبر تک ۳۲ ہزار پڑیہ نمونہ کی لوگوں نے منگائیں-اسپر تجربہ کے بعد ۷ فیصدی کی فرمایشات آچکی ہیں اور یہ بہی ظاہر کر دینا ضروری ہے-کہ یہ نسخہ ایک فقیر صاحب کمال کا عطیہ ہے اور انہیں کی اجازت سے اشاعت علم کی گئی ہے-آنکہہ کا کوئی مرض ایسا نہیں جسپر دس بیس بار تجربہ نہ ہوا ہو-ہر مرض میں بے حد مفید ثابت ہوا ہے-ابتدائی نزول ماء میں اگر کسی سرمہ نے فائدہ حاصل کیا ہے تو اسی سرمہ نے-ورنہ قریب قریب تمام ڈاکٹر اور اطباء اس امر پر متفق ہو گئے ہیں کہ نزول ماء کا سوائے قدح کے اور کوئی علاج نہیں-جالا-پہولا-دہند-غبار-سبل-سیلانی جاناپڑبال-خارش-موتیابند ابتدائی سرخی ناخنہ وغیرہ کو جلد ہی اسکے استعمال سے کہوتا ہے بصارت بڑہاتا ہے-علاوہ بریں اس کے استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی اور حالت مرض میں لگائیے تو ازالہ مرض کے لئے اکسیر ہے ایک تولہ سرمہ سال بہر سے زائد کے لئے کافی ہے ہر حصہ ملک میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے تاجروں اور دوافروشوں اور ڈاکٹروں کو اسطرف متوجہ ہونا چاہیئے اور قواعد ایجنسی درخواست آنے پر روانہ کئے جائینگے-دریافت طلب امور کیلئے جوابی کارڈ آنا ضروری ہے-فرمایشات ویلیو پی ایبل منگوانے پر جانبین کا اطمینان ہوگا محصول وغیرہ ذمہ خریدار-بلحاظ فائدہ عام قیمت سرمہ خاکی فی تولہ عہ سرمہ ...

کم خرچ بالا نشین

دیسی تجارت کو ترقی دینے کیواسطے ہم نے سوتی لنگی اور مشروع اور مختلف الوضع پختہ رنگ کی تیاری کا بہی انتظام کیا ہے-جو مستورات کیواسطے نہایت عمدہ تحفہ ہے اور خوش وضعی میں یہاں کے چابک دست کاریگروں نے یہ کمال دکہلایا ہے کہ بالکل ریشمی معلوم ہوتے ہیں اور پائیداری میں تو ریشمی کی کوئی حقیقت ہی نہیں ایکدفعہ منگواکر ملاحظہ کیجئے قیمت فی تہان قسم اول طول ۱۲ گز-۱۰ گرہ عرض ۱۲ گرہ عہ-قیمت فی تہان قسم دوم طول ۱۲ گز-۸ گرہ عرض اگرہ عہ ر جملہ خط وکتابت و ترسیل زر بنام منیجر کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکہنؤ ہونی چاہیے

المشتہر محمد اعجاز علی مالک کارخانہ سرمہ نور کاکوری

احمدی سپورٹس یا احمدی سامان ورزش

السلام علیکم-آپکے احمدی کارخانہ میں ہر قسم کا سامان ورزش اعلے اقسم کا تیار ہوتا ہے انگریزی اشیاء بہی موجود ہیں گو پہلے آپ کو معلوم نہیں تہا مگر اب آپکو کہیں جانے اور تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہم ڈنکے کی چوٹ آواز بلند خدا کو حاضر کر کے کہتے ہیں کہ ہمسے ارزاں اور بہتر عمدہ مال کہیں نہیں ملیگا-صفائی معاملہ اور ایمانداری کیواسطے اس کارخانہ کا نام کافی ہے-اور بس-ایک دفعہ ضرور آزمائش ہو-

مختصر فہرست اشیاء حسب ذیل ہے لسٹ درخواست پر مل سکتی ہے

کرکٹ بیٹ		فٹ بال عمدہ مکمل سے		دوم درجہ	بلے	ٹینس سفید لکڑی	عـه
کین ہینڈل دو ربڑ عمدہ	عـه	،، عمر ۱	للعہ	سوم ،،	عـه	،، پیلا ،،	ہم
کارک ،، ایک ربڑ	ملے	،، نمبر ۳	ہے	بال درجہ اول فی درجن	عـه	بیڈ منٹن سفید ،،	عصہ
مرف ایک ربڑ	معہ	لک آنکھیں چمڑے والی	للعہ	دوم بیچے	لعہ	،، پیلے ،،	۸ر
درجہ دوم	سے	،، گورہ والی	ہے	پریکٹس	معہ	شٹل کارک	عـه
،، سوم	للعہ	،، مادہ اول	عـه	لیگ گارڈ چمڑہ	صہ	دوم درجہ	عـه
وکٹ پریکٹس	ہے	،، درجہ دوم فقیہ	عصہ	،، زین	للعہ	ونن بال فی درجن	للعہ

نوٹ:-احمدی بہائیوں سے پوری قیمت یا ہے فیصدی کمیشن غیر احمدی کو ۱۲ فیصدی کمیشن-سوائے کرکٹ بال ولایتی چیزوں پر ۶ فیصدی کمیشن

پتہ خوشخط مال وی پی-منیجر ایم خدا بخش اینڈ کو احمدی سپورٹس دروازہ شہر سیالکوٹ

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی اینڈ سنز مالکان کے اہتمام سے چہپکر شایع ہوا)

ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیّت

رسالہ الوصیت کے متعلق چند ضروری امر قابل اشاعت ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

(۱) اوّل یہ کہ جب تک انجمن کارپرداز مصالح قبرستان اس امر کو شائع نہ کرے کہ قبرستان باعتبار لوازم ضروری کے من کل الوجوہ طیار ہو گیا ہے اسوقت تک جائز نہ ہوگا کہ اسکی میّت جسنے رسالہ الوصیت کی شرائط کی پابندی کی ہے قبرستان میں دفن کرنیکے لئے لائی جائے بلکہ پُل وغیرہ لوازم ضروریہ کا پہلے طیار ہو جانا ضروری ہوگا اور اُسوقت تک میّت ایک صندوق میں امانت کے طور پر کسی اور قبرستان میں رکھی جائیگی۔

(۲) ہر ایک صاحب جو شرائط رسالہ الوصیت کی پابندی کا اقرار کریں ضروری ہوگا کہ وہ ایسا اقرار کم سے کم دو گواہوں کی ثبت شہادت کے ساتھ اپنے زمانہ قائمی ہوش و حواس میں انجمن کے حوالہ کریں اور تصریح سے لکھیں کہ وہ اپنی کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ اشاعت اغراض سلسلہ احمدیہ کے لئے بطور وصیت یا وقف دیتے ہیں۔ اور ضروری ہوگا کہ وہ کم سے کم دو اخبار میں اسکو شائع کرا دیں۔

(۳) انجمن کا یہہ فرض ہوگا کہ قانونی اور شرعی طور پر وصیت کردہ مضمون کی نسبت اپنی پوری تسلی دیکھہ کر وصیت کنندہ کو ایک سارٹیفکٹ اپنے دستخط اور مہر کے ساتھہ دیدیں اور حسب قواعد مذکورہ بالا کی رو سے کوئی میّت اس قبرستان میں لائی جائے تو ضروری ہوگا کہ وہ سارٹیفکٹ انجمن کو دکہلایا جائے اور انجمن کی ہدایت اور موقع نمائی سے اوس کی وہ میّت اس موقع میں دفن کیجائے جو انجمن نے اُس کے لئے تجویز کیا ہے۔

(۴) اس قبرستان میں بجز کسی خاص صورت کے جو انجمن تجویز کرے نابالغ بچے دفن نہیں ہونگے کیونکہ وہ بہشتی ہیں اور نہ اُس قبرستان میں اُس میّت کا کوئی دوسرا عزیز دفن ہوگا جب تک وہ اپنے طور پر کل شرائط رسالہ الوصیت کو پورا نہ کرے۔

(۵) ہر ایک میّت جو قادیان کی زمین میں فوت نہیں ہوگی انکو بجز صندوق قادیان میں لانا ناجائز ہوگا اور نیز ضروری ہوگا کہ کم سے کم ایک ماہ پہلے اطلاع دیدیں تا کہ انجمن کو اگر اتفاقی موانع قبرستان کے متعلق پیش آگئے ہوں۔ اُن کو دور کرکے اجازت دے۔

(۶) اگر کوئی صاحب خدانخواستہ طاعون کی مرض سے فوت ہوں جنہوں نے رسالہ الوصیت کی تمام شرائط پورے کر دیئے ہوں اونکی نسبت یہ ضروری حکم ہے کہ وہ دو برس تک صندوق میں رکھہ کر کسی علیحدہ مکان میں امانت کے طور پر دفن کئے جائیں۔ اور دو برس کے بعد ایسی موسم میں لائے جائیں کہ اس فوت ہونیکے مقام اور قادیان میں طاعون نہو۔

(۷) یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہوگا کہ جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کا دسواں حصّہ دیا جائے بلکہ ضروری ہوگا کہ ایسا وصیت کرنے والا جہانتک اسکے لئے ممکن ہے پابند احکام الٰہی اور تقوےٰ طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اوس کے رسول پر سچا ایمان لانے والا ہو اور نیز حقوق عباد غصب کرنے والا نہو۔

(۸) اگر کوئی صاحب دسویں حصّہ جائداد کی وصیت کریں اور اتفاقاً انکی موت ایسی ہو کہ مثلاً کسی دریا میں غرق ہو کر اُن کا انتقال ہو یا کسی اور ملک میں وفات پاویں جہاں سے میت کو لانا متعذر ہو تو انکی وصیت قایم رہے گی اور خدا تعالےٰ کے نزدیک ایسا ہی ہوگا کہ گویا وہ اسی قبرستان میں دفن ہوئے ہیں اور جائز ہوگا کہ انکی یادگار میں اسی قبرستان میں ایک کتبہ اینٹ یا پتھر پر لکہہ کر نصب کیا جائے اور اس پر واقعات لکھے جائیں۔

(۹) انجمن جس کے ہاتھہ میں ایسا روپیہ ہوگا اوسکو اختیار نہیں ہوگا کہ بجز اغراض سلسلہ احمدیہ کے کسی اور جگہ وہ روپیہ خرچ کرے۔ اور ان اغراض میں سے سب سے مقدم اشاعت اسلام ہوگی اور جائز ہوگا کہ انجمن باتفاق رائے اوس روپیہ کو تجارت کے ذریعہ ترقی دے۔

(۱۰) انجمن کے تمام ممبر ایسے ہونگے جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوں اور پارسا طبع اور دیانت دار ہوں اور اگر آئندہ کسی کی نسبت یہہ محسوس ہوگا کہ وہ پارسا طبع نہیں ہے یا یہ کہ وہ دیانت دار نہیں یا یہ کہ وہ ایک چال باز ہے اور دنیا کی ملونی اپنے اندر رکہتا ہے۔ تو انجمن کا فرض ہوگا کہ بلا توقف ایسے شخص کو اپنے مجمع سے خارج کرے۔ اور اسکی جگہ کوئی اور مقرر کرے۔

(۱۱) اگر وصیتی مال کے متعلق کوئی جھگڑا پیش آوے تو اوس جھگڑے کی پیروی میں جو اخراجات ہوں وہ عام وصیتی مالوں میں سے دیئے جائینگے۔

(۱۲) اگر کوئی شخص وصیت کرکے پھر اپنے کسی ضعف ایمان کیوجہ سے اپنی وصیت سے منکر ہو جائے یا اس سلسلہ سے رو گردان ہو جائے تو گو انجمن نے قانونی طور پر اس کے مال پر قبضہ کر لیا ہو۔ پھر بھی جائز نہ ہوگا کہ وہ مال اپنے قبضہ میں رکھے بلکہ وہ تمام مال واپس کرنا ہوگا۔ کیونکہ خدا کسی کے مال کا محتاج نہیں۔ اور خدا کے نزدیک ایسا مال مکروہ اور ردّ کرنیکے لائق ہے۔

(۱۳) چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے اسلئے اس انجمن کو دنیا داری کے رنگوں سے بکلی پاک رہنا ہوگا اور اسکے تمام معاملات نہایت صاف اور انصاف پر مبنی ہونے چاہئیں۔

(۱۴) جائز ہوگا کہ اس انجمن کی تائید اور نصرت کے لئے دور دراز ملکوں میں اور انجمنیں ہوں جو اسکی ہدایت کی تابع ہوں اور جائز ہوگا کہ اگر وہ ایسے ملک میں ہوں کہ وہاں سے میّت کو لانا متعذر ہے تو اُسی جگہ میّت کو دفن کر دیں اور ثواب سے حصّہ پائینگے۔ غرض غرض ایسی میّت قبل از وفات اپنے مال کے دسویں حصہ کی وصیت کرے۔ اور اوس وصیتی مال پر قبضہ کرنا اوس انجمن کا کام ہوگا جو اوس ملک میں ہی ہے۔ اور بہتر ہوگا کہ وہ روپیہ اسی ملک کے اغراض دینیہ کے لئے خرچ ہو۔ اور جائز ہوگا کہ کوئی ضرورت محسوس کرکے وہ روپیہ اس انجمن کو دیا جائے جس کا ہیڈ کوارٹر یعنے مرکز مقامی قادیان ہوگا۔

(۱۵) یہہ ضروری ہوگا کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے اور جائز ہوگا کہ وہ آئندہ ضرورتیں محسوس کرکے اس کام کے لئے کوئی کافی مکان طیار کریں۔

(۱۶) انجمن میں کم سے کم ہمیشہ ایسے دو ممبر رہنے چاہئیں جو علم قرآن اور حدیث سے بخوبی واقف ہوں اور تحصیل علم عربی رکھتے ہوں اور سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کو یاد رکھتے ہوں۔

(۱۷) اگر خدانخواستہ کوئی ایسا شخص جو رسالہ الوصیت کی رو سے وصیت کرتا ہے۔ مجذوم ہو جسکی جسمانی حالت اس لایق نہو جو وہ اس قبرستان میں لایا جائے تو ایسا شخص حسب مصالح ظاہری مناسب نہیں ہے کہ اس قبرستان میں لایا جائے لیکن اگر اپنی وصیت پر قایم ہوگا تو اُسکو وہی درجہ ملے گا جیسا کہ دفن ہونے والے کو۔

(۱۸) اگر کوئی کچہہ بھی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہ رکھتا ہو اور باایں ہمہ ثابت ہو کہ وہ ایک صالح درویش ہے اور متقی اور خالص مومن ہے اور کوئی حصّہ نفاق یا دنیا پرستی یا قصور اطاعت کا اسکے اندر نہ ہو تو وہ بھی میری اجازت سے یا میرے بعد انجمن کی اتفاق رائے سے اس مقبرہ میں دفن ہو سکتا ہے۔

(۱۹) اگر کوئی شخص خدا تعالےٰ کی خاص وحی سے ردّ کیا جائے تو گو وصیتی مال بھی پیش کرے تاہم اس قبرستان میں داخل نہیں ہوگا۔

(۲۰) میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت انکو ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔

یہہ وہ شرائط ضروریہ ہیں جو ذیل لکھی گئیں۔ آئندہ اس مقبرہ بہشتی میں وہ دفن کیا جائیگا۔ جو ان شرائط کو پورا کرے گا ممکن ہے کہ بعض آدمی جنپر بدگمانی کا مادہ غالب ہو۔ وہ ہمیں اس کارروائی میں اعتراضوں کا نشانہ بنا دیں اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں یا اوسکو بدعت قرار دیں۔ لیکن یاد رہے کہ یہ خدا تعالےٰ کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصّہ جائداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکہلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

الٓمّٓ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون۔ کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ میں ایسے قدر پر راضی ہو جاؤں۔ کہ وہ کہدیں کہ ہم ایمان لائے اور ابھی ان کا امتحان نکیا جائے۔ اور یہ امتحان تو کچہہ بھی چیز نہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دیئے۔ پہر ایسا گمان کہ کیوں یونہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دیجائے کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے۔ کسقدر دور از حقیقت ہے اگر یہی روا ہو تو خدا تعالےٰ نے ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنیاد ڈالی وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیب میں فرق کرکے دکہلا دے۔ اسلئے اب بھی اوس نے ایسا ہی کیا۔ خدا تعالیٰ

نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے جیساکہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے - پس اسمیں بھی منافقوں کے لئے ابتلا تھا - ہم خوب محسوس کرتے ہیں کہ اسوقت کے امتحان بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے - اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلا دیا اور اپنا صدق ظاہر کر دیا - بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذرے گا اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی - اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہوں گے - فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا - لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستباز وں میں شمار کئے جائینگے - اور ابد تک خدا کی انپر رحمتیں ہونگی بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ وبالا کردے گا قریب ہے پس وہ جو معائینہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کرائینگے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کسطرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اسکی دفتر میں سابقین اولین لکھے جائینگے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جسنے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا - اور اس عذاب سے بچ جاتا یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث - دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو - کہ کام آوے میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کرلوں بلکہ تم اشاعت دین کے لیئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دینگے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائینگے تب آخری وقت میں کہیں گے ھذا ما وعد الرحمان وصدق المرسلون - والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

الراقم خاکسار مرزا غلام احمد

خدا تعالیٰ کیطرف سے مسیح موعود

۲۰- جنوری ۱۹۰۶ء

تازہ الہامات ورؤیاء

۱۰- جنوری ۱۹۰۶ء (۱) اللہ غالب علیٰ کل شیءٍ - (۲) ینجیک من کربک - ترجمہ - خدا ہر شئے پر غالب ہے (۲) تجھے تیرے کرب سے نجات دیگا -

ایک رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو آئے ہیں اور ایک کاغذ پیش کیا کہ اسپر دستخط کردو - میں نے کہا کہ میں نہیں کرتا انہوں نے کہا کہ پبلک نے کر دیئے ہیں میں نے کہا کہ میں پبلک میں نہیں یا کہا کہ پبلک سے باہر ہوں - ایک اور بات بھی کہنے کو تھا کہ کیا خدا نے اسپر دستخط کر دیئے ہیں مگر یہ بات نہیں کی تھی کہ بیداری ہوگئی -

۱۳- جنوری ۱۹۰۶ء - قل اللہ ثم ذرھم - ان اللہ مع الذین ھم یتقون -

مولوی محمد حسن کہتا ہے کہ قطع دابر القوم فکر ہوا کہ یہ دشمن ہے یہ کیا کہتا ہے -

الہام ہوا - قطع دابر القوم الذین لا یؤمنون -

الہام - دہلی گئے ہیں اور خیریت سے واپس آئے ہیں اور الہاماً کہا ہے کہ (الحمد للہ الذی وصلنی صحیحا)

الہام ۱۴ جنوری ۱۹۰۶ء ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں

مقدمات

ناظرین الحکم معلوم کرچکے ہیں - کہ ۱۴- دسمبر ۱۹۰۵ء کو میاں نور احمد غریب مہاجر پر یہاں کے سکھوں نے متفق ہو کر اپنے قدیم طریق کے موافق بلوہ کر کے حملہ کیا اور اس بیچارے کو مجروح کر دیا - اگر مرزا نظام الدین صاحب نمبردار اور نظام دفعدار قادیان موقع پر نہ پہنچ جاتے تو سخت اندیشہ اس امر کا لاحق ہو گیا تھا کہ احمد نور کے مکان کو توڑ کر عورتوں اور بچوں کو سخت ضرر پہنچایا جاتا - پولیس نے موقع پر پہنچکر ۱۷- آدمیوں کا بلوہ میں چالان کیا - جس کے لئے ۹- جنوری ۱۹۰۶ء مقرر تھا - فریق ثانی نے بھی آجکل کے دستور کے موافق ایک بالمقابل دعویٰ کیا تھا - اس کی تاریخ پیشی بھی ۹- جنوری ۱۹۰۶ء ہی تھی - چنانچہ ہر دو مقدمات بمقام بٹالہ بعدالت سردار غلام حیدر خان صاحب - اے - ای سی - پیش ہوئے - فریق ثانی نے جو مقدمہ کیا تھا - اس میں حکیم الامتہ اور مولوی محمد علی صاحب کو بھی ملزم گردانا تھا - مگر خدا تعالیٰ نے راستی کا بول بالا کیا اور عدالت نے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر دیا - مستغیث کے اپنے بیان اور اس کے گواہوں کے بیان کر یہ مقدمہ سراسر بے بنیاد پایا گیا اور اس لئے خارج ہوا - الحمد للہ علیٰ ذالک -

دوسرا مقدمہ جو پولیس نے چالان کیا تھا - اس میں کل ملزموں پر فرد جرم لگ چکا ہے آئندہ تاریخ ۲۲- جنوری مقرر ہوئی ہے - اللہ تعالیٰ رحم کرے - آمین -

---

دو رشید لڑکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بحضور فیض گنجور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ - حضور کی کل تقریر سنکر میں نے پختہ عہد کیا ہے کہ میں آئندہ دنیا کے واسطے ہرگز نہیں پڑھوں گا - بلکہ آج سے میں اپنی زندگی کو دین کے واسطے وقف کرتا ہوں اور حضور کے منشاء کے مطابق دینی تعلیم اور صرف انگریزی زبان اور سنسکرت پڑھوں گا اور اس کے بعد اگر زندگی نے وفا کی - تو محض للہ دین کی خدمت میں زندگی بسر کروں گا - پر چونکہ انسان کمزور ہے اور پھر بچپن اور بھی کمزور کرتا ہے - لہذا اس تحریر کے ذریعہ میں حضور سے اس عہد اور ارادہ پر قایم رہنے اور اس کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی استدعا کرتا ہوں -

حضور کا غلام - خاکسار غلام حسین ولد میاں محمد یوسف اپیل نویس مردان پشاور - طالب علم جماعت فورتھ ثانی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان - ۲۷- دسمبر ۱۹۰۵ء

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مفصلہ ذیل جواب عنایت فرمایا

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ - میں مطلع ہوا جزاکم اللہ خیرا - خدا تعالیٰ اس راہ میں برکت دے اور اخیر تک اس راہ پر استقامت بخشے آمین - مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اپنا یہ ارادہ پرچہ الحکم و بدر میں شائع کرا دیں اور خدا سے ارادہ پر قائم رہنے کے لئے دعا کرتے رہیں والسلام -

مرزا غلام احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم -

بحضور فیض گنجور جناب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام - السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ - نہایت ہی عاجزانہ عرض ہے کہ بندہ اس جگہ نوین جماعت میں پڑھتا ہے لیکن حضور کی متواتر اور برکت والی دو روزہ تقریر سے بندہ کو بہت ہی اثر ہوا - اسواسطے حضور کی خدمت میں عرض ہے کہ بندہ اپنے والدین کی رضامندی سے اپنی زندگی اللہ کی راہ میں بڑی خوشی سے وقف کرتا ہے -

آگے ماشاء اللہ - اور جو جو علم حضور میرے لئے تجویز فرماویں وہی بندہ کو صدق دل سے منظور ہیں - والسلام درخواست دعا - حضور کا تابعدار خاکسار عبد الرحمان ولد مستری قمر الدین احمدی بھیروی -

جواب حضرت اقدس

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ - بہت عمدہ اور مبارک راہ ہے - جزاکم اللہ خیرا - خدا اسمیں برکت دے - یہ ارادہ معرفت الحکم وبدر شائع کر دیں - والسلام -

مرزا غلام احمد

دار الامان کا ہفتہ

۱- اعلیٰ حضرت حجتہ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحت الحمد للہ اچھی ہے ایسا ہی آپ کے متعلقین بھی خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے اچھے ہیں -

۲- بزرگان ملت کی صحت بھی جماعت کے لئے خوشی کا موجب ہے - حضرت فاضل امروہی قادیان میں مقیم ہیں اور قرآن شریف کی بعض سورتوں کی تفسیر لکھ رہے ہیں -

۳- مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کی توسیع عمارت کی ضرورت درپیش ہے روپیہ کی اشد ضرورت ہے -

۴- موسم خنک حالت میں جا رہا ہے - اللہ تعالیٰ رحم کرے -

تازہ الہامات

(۱) کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی -

سلام قولا من رب رحیم

(۲) ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں

ترجمہ - (۱) خدا نے ابتدا سے مقدر کر چھوڑا ہے...

(۲) خدا رحیم کہتا ہے کہ سلامتی ہے یعنی خائب وخاسر کی طرح تو نہیں ہے -

(۳) ایک یہ معنے ہیں کہ قبل از موت مکی فتح نصیب ہوگی دشمنوں کو جیسے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا - اسی طرح دشمن قہری نشانوں سے مغلوب کئے جائینگے -

دوسرے معنے یہ ہیں - کہ قبل از موت مدنی فتح نصیب ہوگی

کلماتِ طیبات حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اور جسقدر غور کرتے جاوین آپ کے مراتب اور مدارج پر حیرت ہوتی ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے کیسی قوت قدسی عنایت فرمائی تہی اور اس مین ایسی تاثیر اور طاقت رکہی تہی کہ صحابہ جیسی جان نثار قوم آپ نے طیار کی - آپ ایسی قوم چہوڑ گئے تہے جو خالص خدا ہی کے لئے قدم اٹھانے والی تہی وہ خدا تعالیٰ کی راہ مین ایسے سرگرم اور طیار تہے اور اس راہ مین انہین جان دیکر ایسی خوشی ہوتی تہی کہ آجکل کے دنیادارون کو کسی مقدمہ کی فتح سے بہی وہ خوشی نہین ہو سکتی - وہ بالکل خدا ہی کے لئے ہو گئے تہے ایسی زبردست اور بے مثل تبدیلی کوئی نبی اپنی قوم مین پیدا نہین کر سکا - لکہا ہے کہ ایک صحابی جنگ کر رہا تہا اس نے دشمن پر تلوار ماری لیکن وہ تلوار دشمن کے نہ لگی - الٹ کر اسی کے آلگی - بعض نے کہا کہ وہ شہید نہین ہوا - اسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تو اسنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ کیا مین شہید نہین ہوا - اسلئے کہ اسے اسبات کا سخت غم تہا آپ نے فرمایا کہ تجہکو دو شہیدون کا ثواب ملیگا - اسلئے کہ ایک تو تو نے دشمن پر حملہ کیا دوسرے خود اسی راہ مین مارا گیا - بات کیا تہی؟ صرف یہ کہ وہ نہ چاہتے تہے کہ یہ مرتبہ شہادت ہم سے رہ جاوے - یہہ بالکل سچی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انکے دلون کو اپنی محبت سے بہر دیا تہا - اور اتنا ہی نہین تہا بلکہ وہ خدا تعالےٰ کی محبت اور معرفت الٰہی مین اعلےٰ درجہ تک پہونچ گئے تہے اور اسی وجہ سے انکی عقل - فہم اور فراست مین بہت بڑی ترقی ہو گئی تہی - ایک انگریز جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح کا مقابلہ کرتا ہے تو وہ لکہتا ہے کہ صحابہ مین علاوہ اسکے کہ ان مین صدق اور ایمان کی وہ طاقت موجود تہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے سر دینے کو طیار ہو جاتے تہے اور ایسی جگہ کہڑے ہوتے تہے جہان بجز جان دینے کے اور کوئی چارہ ہی نہ ہوتا تہا - لیکن برخلاف اسکے مسیح کے حواریون کی یہہ حالت تہی کہ خود انہین مین سے ایک نے تیس روپیہ لیکر پکڑوا دیا اور دوسرے اسکے پاس سے بہاگ گئے - اور دو گہڑی بہی اسکے ساتھ نہ ٹہیر سکے سامنے کہڑے ہو کر ایک نے لعنت کی -

پہر حواریون کو صحابہ کے ساتھ کیا نسبت اور کیا مقابلہ - پہر عقلی طور پر مقابلہ کر کے لکہتا ہے کہ حواریون کی تو یہ حالت تہی کہ وہ ایک گاؤن کا انتظام کرنے کی بہی قابلیت نہ رکہتے تہے برخلاف ان کے صحابہ نے علوم سیاست اور حکمرانی مین وہ کمال دکہایا اور ایسی اعلےٰ قابلیت کا ثبوت دیا کہ آج اسکی نظیر نہین مل سکتی انہون نے ایک عظیم الشان سلطنت کا انتظام کیا - حضرت عمر اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما کا نمونہ موجود ہے - حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت مین ایسا خطرناک فتنہ پیدا ہوا تہا اگر اللہ تعالےٰ کا فضل نہ ہوتا تو سخت مشکلات کا سامنا تہا مگر حضرت ابو بکر رض نے خدا تعالےٰ سے تائید پا کر اس فتنہ کو اور جو جنگلی بادیہ نشین مرتد ہو گئے تہے انکو سیدہا را اور درست کیا -

غرض

باوجود اسبات کے کہ وہ طیار شدہ تہے اور صدق اور نور سے بہرے ہوئے تہے تاہم اللہ تعالےٰ انکو فرماتا ہے -

ولا نفر من کل فرقۃ طائفۃ -

یعنے ایسے لوگ ہونے چاہئین جو تفقہ فی الدین کرین یعنے جو دین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سکہایا ہے اس مین تفقہ کر سکین - یہ نہین کہ طوطے کی طرح یاد ہو - اور اس مین غور و فکر کی مطلق عادت اور مذاق ہی نہ ہو اس سے وہ غرض حاصل نہین ہو سکتی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چاہتے تہے اور وہی غرض ہماری ہے یعنی محل اور موقع کے حسب حال جواب دے سکین مناظرہ کر سکین - لیکن چونکہ سب کے سب ایسے نہین ہو سکتے اسلئے یہہ نہین فرمایا کہ سب کے سب ایسے ہو جاوین بلکہ یہ فرمایا کہ ہر جماعت اور گروہ مین سے ایک ایک آدمی ہو - اور گویا ایک جماعت ایسے لوگون کی ہونی چاہیے - جو تبلیغ اور اشاعت کا کام کر سکین - اسلئے بہی کہ ہر شخص ایسی طبیعت اور مذاق کا نہین ہوتا خود اللہ تعالےٰ نے انسانون کی تقسیم تین طرح پر کی ہے -

منہم ظالم و منہم مقتصد و منہم سابق بالخیرات -

یعنے تین قسم کے لوگ ہوتے ہین جو ظالم النفسہ کہلاتے ہین ان کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ خواہش نفس انپر غالب ہوتی ہے اور وہ گویا پنجہ نفس مین گرفتار ہوتے ہین دویم وہ لوگ ہین جو مقتصد یعنے میانہ رو کہلاتے ہین یعنے کبہی نفس انپر غالب ہو جاتا ہے اور کبہی وہ نفس پر غالب ہو جاتے ہین اور پہلی حالت سے نکل چکے ہوتے ہین - لیکن تیسرا گروہ ان لوگون کا ہوتا ہے جو پنجہ نفس سے بکلی رہائی پا لیتے ہین اور وہ سابق بالخیرات کہلاتے ہین یعنے نیکی کرنے مین سب سے سبقت لے جاتے ہیں - اور وہ محض خدا ہی کے لئے ہو جاتی ہین انہین علمی اور عملی قوت آجاتی ہے ایسے لوگ خدمت دین کے لئے مفید اور کار آمد ہوتے ہین اس قانون کو مدنظر رکہکر اللہ تعالےٰ نے بعض کا حکم دیا کیونکہ کل کے کل تو اس مقصد کے لئے طیار نہین ہو سکتے تہے - اور یہی اللہ تعالےٰ کا قانون قدرت ہے کہ بعض لوگ ایسے ہونے چاہئیں جو تجارت زراعت یا ملازمت کرین اور ایسے بہی ہونے چاہئین جو دین کی تبلیغ کرنے والے ہون تاکہ قوم آئیندہ ٹہوکر دن سے بچ جاوے - یہہ یاد رکہو کہ جب کوئی قوم تباہ ہونے کو آتی ہے تو پہلے اس مین جہالت پیدا ہوتی ہے اور وہ دین جو انہین سکہایا گیا تہا اسے بہول جاتے ہین جب جہالت پیدا ہوتی ہے تو اس کے بعد یہہ مصیبت اور بلا آتی ہے کہ اس قوم مین تقویٰ نہین رہتا - اور اسمین فسق و فجور اور ہر قسم کی بدکرداری شروع ہو جاتی ہے اور آخر اللہ تعالےٰ کا غضب اس قوم کو ہلاک کر دیتا ہے - کیونکہ تقویٰ اور خدا ترسی علم سے پیدا ہوتی ہے جیساکہ خود اللہ تعالےٰ فرماتا ہے -

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

یعنے اللہ تعالےٰ سے وہی لوگ ڈرتے ہین جو عالم ہین اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی علم خشیت اللہ کو پیدا کر دیتا ہے - اور خدا تعالےٰ نے علم کو تقویٰ سے وابستہ کیا ہے - کہ جو شخص پورے طور پر عالم ہوگا اس مین ضرور خشیتہ اللہ پیدا ہوگی - علم سے مراد میری دانست مین علم القرآن ہے اس سے فلسفہ سائنس یا اور علوم مروجہ مراد نہین کیونکہ انکے حصول کے لئے تقویٰ اور نیکی کی شرط نہین بلکہ جیسے ایک فاسق فاجر انکو سیکہہ سکتا ہے ویسے ہی ایک دیندار بہی - لیکن علم القرآن بجز متقی اور دیندار کے کسی دوسرے کو دیا ہی نہین جاتا پس اسجگہ علم سے مراد علم القرآن ہی ہے جس سے تقوےٰ اور خشیتہ پیدا ہوتی ہے - ہان یہہ سچ ہے کہ قرآن شریف سے یہ ثابت ہے کہ جس قوم سے تمہین مقابلہ پیش آوے اس مقابلہ مین تم بہی ویسے ہی ہتیار استعمال کرو جیسے ہتیار وہ مقابلہ والی قوم استعمال کرتی ہے - اور چونکہ آجکل مذہبی مناظرہ کرنے والے لوگ ایسے امور پیش کر دیتے ہین جنکا سائنس اور موجودہ علوم سے تعلق ہے اسلئے اس حد تک ان علوم مین واقفیت اور دخل کی ضرورت ہے جیسے مثلاً اعتراض کر دیتے ہین کہ جن ممالک مین چہہ ماہ تک آفتاب طلوع یا غروب نہین ہوتا وہان نماز یا روزہ کے احکام کی تعمیل کس طرح پر ہو گی؟ اب جو شخص ان ممالک سے واقف نہین یا ان باتون پر اطلاع نہین رکہتا وہ سنتے ہی گہبرا جاویگا اور حیران ہو کر رہ جائیگا - ایسا اعتراض کرنے والون کا منشاء یہہ ہوتا ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کی تکمیل کو ناقص قرار دین کہ ایسی ممالک کے لئے کوئی اور حکم ہونا چاہیئے تہا - غرض ایسے اعتراضات چونکہ آجکل ہوتے ہین اس لئے ضروری امر ہے کہ ان علوم مین کچہہ نہ کچہہ دسترس ضرور ہو -

ایسا ہی بعض لوگ یہہ بہی اعتراض کرتے ہین کہ قرآن شریف گردش آسمان کا قائل ہے جیسے فرمایا

والسماء ذات الرجع

حالانکہ آجکل کے بچے بہی جانتے ہین کہ زمین گردش کرتی ہے غرض اسی قسم کے بیسیون اعتراض کر دیتے ہین - اور تاوقتیکہ ان علوم مین کچہہ مہارت اور واقفیت نہو جواب دینے مین مشکل پیدا ہوتی ہے یہہ امر یاد رکہنا چاہیئے کہ زمین یا آسمان کی گردش ظنی امور ہین انکو یقینیات مین داخل نہین کر سکتے ایک زمانہ تک گردش آسمان کے قائل رہے پہر زمین کی گردش کے قائل ہو گئے - سب سے زیادہ ان لوگون کی طبابت پر مشق ہے لیکن اس مین بہی دیکہہ لو کہ آئے دن تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے - مثلاً پہلے ذیابیطس کے لئے یہہ کہتے تہے کہ اس کے مریض کو میٹہی چیز نہین کہانی چاہیئے - مگر اب جو تحقیقات ہوئی ہے تو کہتے ہین کچہہ حرج نہین اگر سنگترہ بہی مریض کہا لے یا چاء پی لے -

غرض

یہہ سب علوم ظنی ہین - اس موقع پر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ والسماء ذات الرجع کے معنے بتا دیئے جاوین - کیونکہ اس کا ذکر آگیا ہے - سو یاد رکہنا چاہیئے کہ سماء کے معنے آسمان ہی کے نہین ہین بلکہ سماء مینہہ کو بہی کہتے ہین - گویا اس آیت مین اس مینہہ کی جو زمین کی طرف رجوع کرتا ہے قسم کہائی ہے اور پہر وہ زمین جس سے شگوفے نکلتے ہین - اکیلی زمین اور اکیلا آسمان کچہہ نہین کر سکتا - اس آیت کو اللہ تعالےٰ ضرورت وحی پر بطور مثال پیش کرتا ہے - کہ ہر چند زمین مین جو ہر قابل ہون اور اس کی فطرت مین نشو و نما کا مادہ ہو لیکن وہ مادہ نشو و نما نہین پا سکتا اور وہ فطرت بار آور نہین ہو سکتی جب تک آسمان سے مینہہ نہ برسے ؎

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ✦ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

اس غرض کے لئے کہ عمدہ عمدہ پہل اور پھول پیدا ہون عمدہ زمین اور اسکے لئے بارش کیضرورت ہے جب تک یہہ بات نہ ہو کچہہ نہیں ہو سکتا۔ اب اس نظارہ فطرت کو اللہ تعالےٰ ضرورت وحی کے لئے پیش کرتا ہے اور توجہ دلاتا ہے کہ دیکہو جب مینہ نہ برسے تو قحط کا اندیشہ ہوتا ہے یہانتک کہ زمینی پانی جو کنوؤن اور چشمون مین ہوتا ہے وہ بہی کم ہونے لگتا ہے پھر جبکہ دنیوی اور جسمانی ضرورتون کے لئے آسمانی بارش کیضرورت ہے تو کیا روحانی اور ابدی ضرورتون کے لئے روحانی بارش کیضرورت نہیں ؟ اور وہ

وحی الٰہی ہے

جیسے مینہ کے نہ برسنے سے قحط پڑتا اور کنوئین اور چشمے خشک ہو جاتے ہین اسیطرح پر اگر انبیاء و رسل دنیا مین نہ آئین تو فلسفیون کا وجود بہی نہ ہو کیونکہ قوائے عقلیہ کا نشوونما وحی الٰہی ہی سے ہوتا ہے۔ اور زمینی عقلین اسی سے پرورش پاتی ہین۔

پس

اس آیت والسماء ذات الرجع والارض ذات الصدع مین وحی الٰہی کیضرورت پر عقلی اور فطرتی دلائل پیش کئے ہین جو شخص اس امر کو سمجہیگا وہ بول اٹھے گا کہ بے شک وحی الٰہی کیضرورت ہے اور یہ وہ طریق ہے جو آدم سے چلا آتا ہے اور ہر شخص نے اپنی استعداد اور فطرت کے موافق اس سے فائدہ اٹھایا ہے ہان جو جاہل اور ناقص تہے یا جن مین تکبر اور خودسری تہی وہ محروم رہ گئے۔ اور انہون نے کچہہ بہی حصہ نہ لیا۔ یہی اصل اور سچی بات ہے۔ اور تم یقیناً یاد رکہو کہ آسمانی بارش کی سخت ضرورت ہے اسلئے کہ عقلی قوت بجز اس بارش کے پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔

غرض

اللہ تعالےٰ نے فرمایا تقویٰ بہی تب ہی پورا ہوتا ہے جب علم الٰہی اسکے ساتہہ ہو اور وہ علم ہے جو کتاب اللہ مین مندرج ہے۔

یہہ سچی بات ہے کہ کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہین کر سکتا جب تک تقویٰ کی باریک راہون کی پروا نکرے اور تقویٰ کا مدار علم پر ہے۔ یہہ نکتہ یاد رکہنے کے قابل ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب مجید کے شروع ہی مین بیان فرمایا ہے۔

"یہان حضرت اقدس نے سورۂ بقرہ کے پہلے رکوع کے کچہہ حصہ کی تفسیر بیان فرمائی جسکو مین ذیل مین درج کرتا ہون۔ لیکن سہولت اور اس تفسیر کی ترتیب ابلغ کے لحاظ سے پہلے وہ حصہ یکجائی طور پر درج کرتا ہون اور پہر اسکا ترجمہ دیتا ہون ازان بعد تفسیر"

(ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۙ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

....

....

....

....

ترجمہ۔ مین اللہ بہت جاننے والا ہون۔ یہہ کتاب جس مین کسی قسم کا شک و شبہ نہین ہے متقیون کے لئے ہدایت نامہ ہے (متقی کون ہوتے ہین ؟) جو غیب پر ایمان لاتے ہین اور نماز کو کہڑی کرتے ہین اور جو کچہہ انہین عطا کیا گیا ہے اس مین سے خرچ کرتے ہین۔ اور متقی وہ لوگ ہوتے ہین جو اس وحی پر ایمان لاتے ہین جو تجہہ پر نازل کی گئی ہے اور اس وحی پر بہی جو تجہہ سے پہلے نازل ہوئی۔ اور آخرۃ پر بہی یقین رکہتے ہین یہی وہ لوگ ہین جو اپنے رب سے ہدایت یافتہ ہین اور یہی فلاح پانے والے ہین۔

تفسیر

الٓمّٓ۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ مین اللہ جو بہت جاننے والا ہون یہہ کتاب جو شک و شبہ اور ہر عیب و نقص سے پاک ہے متقیون کی ہدایت کے لئے بہیجی گئی ہے۔

قرآن کریم کی علل اربعہ

ہر شے کی چار علتین ہوتی ہین یہان بہی ان علل اربعہ کو بیان کیا ہے اور وہ علل اربعہ یہ ہوتی ہین علت فاعلی۔ علت صوری۔ علت مادی۔ علت غائی۔ اس مقام پر قرآن شریف کی چار علتون کا ذکر کیا۔

علت فاعلی تو اس کتاب کی الٓمّٓ ہے اور الٓمّٓ کے معنے میرے نزدیک انا اللہ اعلم یعنے مین اللہ وہ ہون جو سب سے زیادہ علم رکہتا ہون اور علت مادی ذٰلِكَ الْكِتٰبُ ہے۔ یعنے یہ کتاب اس خدا کیطرف سے آئی ہے جو سب سے زیادہ علم رکہتا ہے۔ اور علت صوری لَا رَيْبَ فِيْهِ ہے یعنے اس کتاب کی خوبی اور کمال یہ ہے کہ اس مین کسی قسم کا شک و شبہ ہی نہین جو بات ہے مستحکم اور جو دعوے ہے وہ مدلل اور روشن اور علت غائی اس کتاب کی هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ہے یعنے اس کتاب کے نزول کی غرض و غایت یہہ ہے۔ کہ متقیون کو ہدایت کرتی ہے۔ یہہ چارون علتین بیان کرنے کے بعد پہر اللہ تعالےٰ نے متقیون کے عام صفات بتائے ہین کہ وہ متقی کون ہوتے ہین جو ہدایت پاتے ہین

الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰہم ینفقون۔ والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ہم یوقنون۔

یعنے وہ متقی ہوتے ہین جو خدا پر جو ہنوز پردہ غیب مین ہوتا ہے ایمان لاتے ہین اور نماز کو کہڑا کرتے ہین اور جو کچہہ ہم نے انکو دیا ہے اس مین سے خرچ کرتے ہین اور وہ ایمان لاتے ہین اس کتاب پر جو تجہہ پر نازل کی ہے اور جو کچہہ تجہہ سے پہلے نازل ہوا۔ اور آخرۃ پر یقین رکہتے ہین۔ یہہ صفات متقی کے بیان فرمائے اب یہان بالطبع ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کتاب کی غرض و غایت تو یہہ بتائی هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ اور پہر متقیون کے صفات بہی وہ بیان کئے جو کہ سب ایک باخدا انسان مین ہوتے ہین یعنے خدا پر ایمان لاتا ہو۔ نماز پڑہتا ہو۔ صدقہ دیتا ہو کتاب اللہ کو مانتا ہو۔ قیامت پر یقین رکہتا ہو پہر جو شخص پہلے ہی سے ان صفات سے متصف اور وہ متقی کہلاتا ہے اور ان امور کا پابند ہے تو پہر وہ ہدایت کیا ہوئی ؟ جو اس کتاب کے ذریعہ اس نے حاصل کی ہے مین وہ امر زائد کیا ہے جسکے لئے یہہ کتاب نازل ہوئی ہے ؟ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی اور امر ہے جو اس ہدایت مین رکہا گیا ہے۔ کیونکہ یہ امور جو بطور صفات متقین بیان فرمائے ہین یہہ تو اس ہدایت کیلئے جو اس کتاب کا اصل مقصد اور غرض ہی بطور شرائط ہین۔ ورنہ وہ ہدایت اور چیز ہے اور وہ ایک اعلےٰ امر ہے جو خدا تعالےٰ نے مجہہ پر ظاہر کیا ہے اور جسکو مین بیان کرتا ہون پس یاد رکہو کہ متقی کے صفات مین سے پہلی صفت یہ بیان کی یؤمنون بالغیب یعنے غیب پر ایمان لاتے ہین یہہ مومن کی ایک ابتدائی حالت کا اظہار ہے کہ جن چیزون کو اس نے نہین دیکہا انکو مان لیا ہے۔ غیب اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور اس غیب مین بہشت۔ دوزخ حشر اجساد اور وہ تمام امور جو ابہی تک پردہ غیب مین ہین شامل ہین۔ اب ابتدائی حالت مین تو مومن انپر ایمان لاتا ہے۔ لیکن ہدایت یہ ہے کہ اس حالت پر اسے ایک انعام عطا ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کا علم غیب سے انتقال کرکے شہود کیطرف آجاتا ہے اور اسپر پہر ایسا زمانہ آجاتا ہے کہ جن باتون پر وہ پہلے غائب کے طور پر ایمان لاتا تہا وہ انکا عارف ہو جاتا ہے اور وہ امور جو ابہی تک مخفی تہے اسکے سامنے آجاتے ہین اور حالت شہود مین انہین دیکہتا ہے پہر وہ خدا کو غیب نہین مانتا بلکہ اسے دیکہتا ہے اور اسکی تجلی سامنے رہتی ہے غرض اس غیب کے بعد شہود کا درجہ اسے عطا کیا جاتا ہے جیسے ایمان کے بعد عرفان کا مرتبہ ملتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کو اسی عالم مین دیکہہ لیتا ہے اور اگر اسکو یہہ مرتبہ عطا نہوتا تو پہر یؤمنون بالغیب کے مصداق کو کوئی ہدایت اور انعام عطا نہوتا۔ اسکے لئے قرآن شریف گویا موجب ہدایت نہ ہوتا۔ مگر ایسا نہین ہوتا اور اسکے لئے ہدایت یہی ہے کہ اسکے ایمان کو حالت غیب سے منتقل کرکے حالت شہود مین لے آتا ہے۔ اور اسپر دلیل یہہ ہے۔

من کان فی ہٰذہٖ اعمیٰ فہو فی الاٰخرۃ اعمیٰ

یعنے جو اس دنیا مین اندہا ہو وہ دوسرے عالم مین بہی اندہا اٹہایا جاویگا۔ اس نابینائی سے یہی مراد ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی تجلی اور ان امور کو جو حالت غیب مین ہین اسی عالم مین مشاہدہ کرے اور یہہ نابینائی کا کچہہ حصہ غیب مین پایا جاتا ہے لیکن هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ کے موافق جو شخص ہدایت پا لیتا ہے اسکی وہ نابینائی دور ہو جاتی ہے اور وہ اس حالت سے ترقی کر جاتا ہے اور وہ ترقی اس کلام کے ذریعہ یہہ ہے کہ ایمان بالغیب کے درجہ سے شہود کے درجہ پر پہونچ جاویگا۔ اور اسکے لئے یہی ہدایت ہے۔

متقی کی دوسری صفت

متقی کی دوسری صفت یہ ہے یقیمون الصلوٰۃ یعنے وہ نماز کو کہڑی کرتے ہین۔ متقی سے جیسے ہو سکتا ہے نماز کہڑی کرتا ہے۔ یعنی کبہی اسکی نماز گر پڑتی ہے پہر اسے کہڑا کرتا ہے۔ یعنی متقی خدا سے ڈرا کرتا ہے اور وہ نماز کو قائم کرتا ہے اس حالت مین مختلف قسم کے وساوس اور خطرات بہی ہوتے ہین جو پیدا ہو کر اسکے حضور مین حارج ہوتے ہین اور نماز کو گرا دیتے ہین لیکن یہہ نفس کی اس کشاکش مین بہی نماز کو کہڑا کرتا ہے کبہی نماز گرتی ہے مگر یہ پہر اسے کہڑا کرتا ہے۔ اور یہی حالت ہے

سفرنامۂ دہلی

گذشتہ اشاعت سے آگے

دہلی اور اُسکی تاریخ دہلی (جسے ایک دردرسیدہ شاعر اجڑا دیار کہتا ہے)

اہل دل کے لئے ایک پُردرد اور صاحب ناظر واعظ ہے کیونکہ

از نقش و نگارے در و دیوار شکستہ
آثار پدید است صنادید عجم را

دہلی اسلامی سلطنت کے عروج اور زوال بلکہ غروب کی مجسم یادگار ہے۔ ایک درد دل رکھنے والا مسلمان ناممکن ہے دہلی مین آئے اور اس کے ان کہنڈروں کی سیر کرے جو اسلامی تاریخ کے اوراق پریشان ہین اور دل پر خاص اثر لئے ہوئے بغیر وہان سے نکل سکے۔ ان کہنڈرات اور مقامات کو دیکھکر جہان ہوکا مقام ہے بے اختیار زبان سے نکل جاتا ہے۔

اللّٰھم مالک الملک توتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علےٰ کل شیٔ قدیر۔

مین ناظرین کو ان کہنڈرات اور ویرانون مین ضرور لے جاؤنگا اسلیئے کہ وہان عبرت اور غضب الٰہی کے آثار ایک سبق دے رہے ہین اور وہان مسلمانون کی قسمت کا آخری فیصلہ سنگلاخ پر لکھا ہوا موجود ہے جو ہر آنے والے کو پکار کر کہتا ہے۔

من نکردم شما حذر بکنید

واقفیت عامہ کے لحاظ سے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دہلی کے تاریخ سے ایک حد تک الحکم کے ناظرین واقف ہوجائین۔ مجھے امید ہے کہ یہ حصہ ہر چند مختصر ہوگا لیکن ناظرین کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ اور انہین یہ دیکھکر حیرت ہوگی کہ دہلی ہمیشہ سے **عروس الامصار** چلی آئی ہے۔ اور ساتھ ہی کوئی صدی اور زمانہ ایسا نہین گذرا جس مین اسپر کوئی آفت نہ آئی ہو۔ اس سے کم از کم ایک سبق ہمین ضرور ملتا ہے کہ جب مادی ترقی کا زور ہوتا ہے اور دنیوی آسائشون اور راحتون کی طرف کوئی قوم جھکتی ہے تو وہی زمانہ بدقسمتی سے اسکے زوال اور انحطاط کا ہوتا ہے کیونکہ ایسی ترقی مین اندر ہی اندر وہ اسباب زوال اور استیصال کے پیدا ہوجاتے ہین۔ جو ظاہر مین آسائش کے مدارج اعلےٰ تصوّر کئے جاتے ہین لیکن دراصل وہ قوم کی ہلاکت کا باعث ہوتے ہین اور وہ فسق و فجور ہے

دنیا بھر کے تمام عظیم الشان شہرون کی تاریخ پڑہو تو اس کے اوراق پریشان مین آپ جلی قلم سے اس کلیہ کو لکھا ہوا پاؤ گے جو خدا کی مجید کتاب نے بتا دیا ہے۔ جسکا مفہوم یہہ ہے کہ **جب ہم کسی شہر کے ہلاک کرنیکا ارادہ کرتے ہین تو اس شہر کے رؤسا فسق و فجور مین مبتلا ہوجاتے ہین۔**

بابل۔ و نینوہ۔ سوم و سیدا۔ پامپائی۔ عروس مشرق کے حالات پڑہو تو عبرت انگیز نظارے تمہارے سامنے آجائینگے اور ان کے کہنڈرات مین جاکر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ کیسے کیسے جلیل الشان لوگ انمین سوئے ہوئے ہین۔ غرض **دہلی** بھی خدا تعالےٰ کے انہین عجائبات کا ایک نمونہ ہے۔

دہلی کب آباد ہوئی اور کسطرح آباد ہوئی اس بات کی پوری تاریخ ملنی کسی قدر مشکل معلوم ہوتی ہے لیکن جہانتک قدیم ہندوستان کی تاریخ ملتی ہے اسکے مطالعہ سے اس امر کا کھوج لگتا ہے کہ دہلی اور اسکے مضافات مین ایک **عظیم الشان** دار السلطنت آباد تھا۔ جو اپنے زمانہ مین فی الحقیقت عروس الملک کہلاتا ہوگا۔ موجودہ دہلی سے ذرا باہر نکلو تو معلوم ہوگا کہ بارہا شہر پر شہر آباد ہوتے چلے گئے اور برباد ہوتے رہے۔ کہنڈرات کی مختلف صورتین اور حالتین اپنے اپنے زمانہ کا پتہ دیتی ہین اور ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان نہ ایک دفعہ نہ دو مرتبہ بلکہ کئی مرتبہ مختلف اوقات مین شہر آباد ہوتے رہے ہین اور پھر کس طریقہ سے برباد ہوئے ہین۔ میرا خیال ہے کہ ہندوستان کے کسی اور شہر کی قسمت مین یہ نظارہ نہین لکھا گیا تھا اور کسی اور جگہ قدرت کے زبردست ہاتھون ایسا ثبوت موجود نہین ہے کہ بعض اور شہر بھی کئی مرتبہ آباد اور برباد ہوئے ہون لیکن **دہلی** کی قسمت مین جو عروج اور ادبار کی ساوی تاریخ درج ہے اسکا نظارہ بہت ہی کم دوسری جگہ ہوگا۔

سب سے پہلا دار السلطنت یا راجدہانی جو آباد ہوکر برباد ہوئی۔ وہ اندرپت یا اندرپرست کہلاتا تھا۔ ممکن ہے اس سے پہلے بھی یہان کوئی عظیم الشان سلطنت پیدا ہوکر مرمٹی ہو۔ یہہ شہر جو اندرپت یا اندرپرست کے نام سے مشہور ہوکر آباد ہوا اسکا زمانہ تاریخ مین مسیح سے ڈیڑھ ہزار سال پہلے بتایا جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ مین **اندرپت** کے دیکھنے کے لئے ہمین آج سے قریبًا ۳۴۰۰ سو سال پہلے جانا چاہئے۔ **مہابھارت** جو قدیم انڈیا کی ایک زبردست تاریخ ہے بتاتی ہے کہ کرو ہشٹر نے کیونکر اس شہر کی بنا ڈالی اور اسکے پانچون بھائیون نے جو پانڈو کہلاتے تھے اسکی مدد کی یہہ شہر دریائے جمنا کے کنارے اس مقام کے قریب آباد تھا جہان آج **سلطان ہمایون** کا مقبرہ ہے۔ یا یون کہو کہ ہمایون مرحوم یودہشٹر کے بنائے ہوئے اندرپت مین سو رہا ہے۔ اور یہ مقام شہر کے جنوبی طرف دو میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ اسوقت تک بھی پرانے قلعہ کے دروازہ کے قریب نگمود گھاٹ اس زمانے کی ایک یادگار موجود ہے۔ غرض **پانڈو** نے اس شہر کو خوب رونق دی اور پھر قریبًا چودہ صدی تک یہ شہر آباد رہا اور ہر طرح سے ترقی اور عروج کے زمانہ اس پر آئے لیکن پھر کچھہ ایسی صورتین پیدا ہوئین کہ وہ اندرپت ہمیشہ کے لئے مفقود ہوا۔ اور ایک اور جلیل القدر راجہ نے جسکا نام دہلو بتایا جاتا ہے ایک نئے شہر کی بنیاد رکھی۔ اور اسکا نام اپنے نام پر دلی یا دہلی رکھا۔ دہلی کے وجوہ تسمیہ مین بعض اور روائتین اور باتین بھی بیان کیجاتی ہین مگر مین ان سب کو چھوڑ دونگا اس لئے کہ مجھے کوئی دہلی کی مکمل تاریخ لکھنا مقصود نہین بلکہ سرسری طور پر عام واقفیت کی غرض سے کچھہ حالات بتا دینے ضروری ہین غرض راجہ دہلو نے ایک نئے شہر کی بنیاد رکھی اور یہ شہر جنوب کی سمت بڑھتا اور آباد ہوتا چلا گیا یہانتک کہ قطب صاحب کی لاٹ اس شہر کا مرکز کہنی چاہئے۔ یہہ دور بھی آخر گذر گیا۔ اور تیسری اور چوتھی صدی عیسوی مین جدید شہر آباد اور برباد ہوتے رہے ان کی شان اور عظمت کے مٹے ہوئے نشانات اب بھی کہنڈرات مین دبے پڑے ہین اور بعض نمایان طور پر بھی نظر آتے ہین جیسے لوہے کی لاٹ اس زمانہ کی بہت بڑی یادگار بتائی جاتی ہے اس لاٹ کا محیط دائرہ سولہ انچہ سے زیادہ ہے اور اسکا طول پچاس فیٹ سے زیادہ بتایا گیا ہے کہا جاتا ہے کہ ۲۸ فیٹ زمین مین ہے اور ۲۲ فیٹ زمین سے اوپر ہے اس لاٹ پر ایک سنسکرت زبان قدیم کا ایک کتبہ بھی ۶ سطرون مین کندہ ہے اور یہہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہہ لاٹ اسی راجہ دہلو کی بنائی ہوئی ہے۔ اس لاٹ کے اردگرد ایک عظیم الشان اور وسیع بت خانہ بنایا گیا تھا جسکے آثار اب تک باقی ہین۔

راجہ **دہلو** نے جس شہر کی بنیاد رکھی تھی وہ مسیح سے قریبًا تیسری صدی پیشتر کا ذکر ہے اور تیسری چوتھی صدی عیسوی تک یہہ جدید شہر آباد ہوتے رہے اور برباد ہوتے رہے۔ اور پھر یہ سلسلہ ساتوین صدی مسیحی مین ایک نئے **شہر دہلی** کی بنیاد پر جا ختم ہوا۔ اس جدید شہر کا بنیادی پتھر راجہ **اننگ پال** نے رکھا اور دہلی ایک نئی صورت پر آباد ہوگئی۔ اس راجہ کا خاندان عرصہ دراز تک دہلی مین حکمران رہا۔ بلکہ ان کی حکومت کا دائرہ قنوج تک بھی وسیع ہوا۔ اپنے وقت مین یہ حکمران خاندان ایک زبردست خاندان تھا۔ آخر اس کے اقبال کے زوال کا وقت آیا اور گیارہوین صدی مسیحی مین اجمیر کے چوہان راجپوتون نے اس خاندان کا نام و نشان تک مٹا دیا۔

حسن اتفاق سے فاتح خاندان کے ایک لڑکے نے مفتوح خاندان کی ایک شہزادی سے شادی کرلی اور پھر یہہ دونو خاندان اسطرح پر باہم ملے اور ان دونو کے خونی اختلاط سے وہ مشہور و معروف راجہ **پرتہوی راج** پیدا ہوا جسپر آکر دہلی کی ہندو سلطنت کا خاتمہ ہوگیا اور جو اسلامی سلطنت کا گویا پیش خیمہ تہا۔ اسی طرح پر جیسے **مسیح** اسرائیلی نبوت کے خاتمہ کا نشان تہا۔

سلطان محمدؐ غوری نے ۱۱۹۱ء مین پرتہوی راج پر حملہ کیا مگر پرتہوی راج اس حملہ مین کامیاب ہوا اور محمدؐ غوری کو شکست کہاکر واپس جانا پڑا۔ ہمت و استقلال نے محمدؐ غوری کو اس شکست سے مایوس اور بے دست و پا نہ کیا تہا۔ اس لئے وہ دوسرے سال پھر حملہ آور ہوا۔ اور پھر پرتہوی راج کی حکومت کا دور ختم کردیا۔ پرتہوی راج خود میدان جنگ مین ہی کام آیا اور اس کی موت ہندو سلطنت کی ہمیشہ کے لئے **موت** کا باعث ہوئی۔ اور محمدؐ غوری ہندوستان مین اسلامی سلطنت کا باپ ٹہرا یہہ پہلا دن تہا جو ہندوستان کے قدیم پایہ **تخت دہلی** مین اسلامی سلطنت کا بنیادی پتھر رکہا گیا۔ قطب صاحب کی لاٹ کے پاس اس مقام جنگ کا پتہ ملتا ہے جہان محمدؐ غوری اور پرتہوی راج کی جنگ ہوئی تہی۔ بلکہ وہ بڑا معبد جو قطب صاحب کی لاٹ کے پاس واقعہ ہے جیساکہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ ایک بڑا بھاری بت خانہ پرتہوی راج کی یادگار ہے۔

باقی آیندہ

خلافت راشدہ

(ایک شیعہ کی حضرت حکیم الامت سے خط و کتابت)

ذیل مین مین ایک خط و کتابت شایع کرتا ہون جو ایک فرقہ آزاد نار اور حضرت حکیم الامتہ کے مابین ہوئی ہے - مجھے راقم کا نام ایک از فرقہ آزاد نار پڑھکر قرآن شریف کی یہہ آیت بے اختیار زبان پر جاری ہوگئی -

وقالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ قل اتخذتم عند اللہ عہدا فلن یخلف اللہ عہدہ ام تقولون علی اللہ ما لا تعلمون -

قرآن شریف نے جن لوگون کا ذکر اس آیت مین کیا ہے اور جو جواب انکو دیا گیا وہ آزاد نار فرقہ کا ممبر امید ہے غور سے پڑھے گا - شاید عام ناظرین اس معما کو پورے طور پر سمجھ نہ سکین - اسلئے کہا جاتا ہے کہ یہ ایک شیعہ کا خط ہے جو اسنے دراصل حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود مہدی مسعود کے نام لکھا ہے - حضرت حکیم الامتہ نے سرسری طور پر اپنے کسی دوست کو اس خط کا جواب زبانی بتا دیا جسنے اپنے الفاظ مین اس جواب کو قلمبند کر دیا - اس خط مین شیعہ صاحب نے علامات خلافت وغیرہ پر خود ہی خامہ فرسائی کی ہتی اور اصل غرض اس کی یہ ہتی . . . . کہ اپنے خیال کے موافق خلافت راشدہ حقہ پر اعتراض کرے - مگر حکیم الامتہ نے وہ باطل گشش حربہ اختیار کیا ہے - جو تیرہ سو برس کی شکستہ اور دریدہ نیابت کو قیامت تک پہر سر اٹھانے نہ دیگا اور یقیناً سر من رائی کا خوف زدہ مہدی آیندہ کبہی باہر نکلنے کا نام تک نہ لیگا - ممکن ہے اس آزاد نار کو اللہ تعالے سمجھ اور ہدایت عطا کرے مگر بظاہر نظر جیسا کہ اس فرقہ کا عام معمول ہے بہت کم امید ہے کہ وہ اس سے فایدہ اٹھائین - لیکن یہہ خط و کتابت بہت سی سعید اور رشید روحون کیلئے انشاءاللہ مفید اور بابرکت ہوگی انہی لئے مینے اس کو اخبار مین چہاپ دینا پسند کیا مین ان لوگون کو جو اپنے دل مین تلاش حق کی گدگدی رکہتے ہین خاص طور پر توجہ دلاتا ہون کہ وہ اسی خط کو کئی مرتبہ پڑہین اسلئے کہ اس مین انکے لئے نور اور حق اور ہدایت ہے چونکہ یہہ مضمون خلافت راشدہ حقہ کے متعلق ہے مینے پسند کیا کہ اسکا عنوان خلافت راشدہ ہی رکھون - (ایڈیٹر)

آزاد نار کا خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مرزا صاحب خدا آپ کو نیک ہدایت نصیب کرے -

جناب رسول خدا صلعم کی وفات کے بعد ہر طالب حق کے لئے وہ پیچیدہ اور گمراہ کرنے والی راہین بنائی گئی ہین کہ طالب حق کو بڑی دشواری ہوتی ہے - کہ وہ نائب حق کو کس ذریعہ سے تشخیص کرے - علماء فریقین تو اپنے اپنے اقوال کی تائید کرتے ہین - اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسی مقیاس ہونی چاہیے کہ نائب رسول ایسی صفات سے متصف ہو کہ دوسرے مین بجز منجانب اللہ ہونیکے ممکن نہ ہون - جب ایسے صفات و علامات کی مقیاس ہمارے ہاتھ آجاوے - تو اسوقت کتابون سے ہر مدعی نیابت کے حالات کی انصافانہ تصدیق و تطبیق کیجاوے - اور تشخیص کر لیا جاوے - کہ جملہ صفات نیابت کس شخص مین ہین - اور یہہ خیال نکیا جاوے کہ امت نے اسطرف رجوع کیا ہے یا نہین - کیونکہ صفات نائب رسول بالکل ہم پلہ رسول ہونگے - اور یہ ممکن نہ ہوگا کہ صفات مذکورہ عوام الناس مین پائے جائین بلکہ جس شخص کو قصداً صفات مذکورہ منجانب اللہ عطا ہوئے ہونگے - اسمین پائے جاوین گے - نہ تو ایسے صفات اتفاقیہ کسی شخص مین پیدا ہو سکتے ہین اور نہ خود کوئی از روئے تصنع ایسے صفات سے متصف ہو سکتا ہے - پس یہ طریقہ تشخیص ایسا بے نظیر اور لاثانی ہے کہ ہر طالب حق منزل مقصود پر پہونچ جائیگا - اور پہنچ گیا ہے -

وھو ھذا

صفت اول

(۱) نائب رسول اللہ کی یہ ہے کہ جس طرح مرسلین کی رسالت اور انبیاء کی نبوت کی تصدیق کے لئے صدور معجزات و خوارق عادات دلیل کافی اور شہادت مین سمجھے جاتے ہین ویسی ہی نیابت رسول اللہ اور امامت کی تصدیق کے لئے اعجاز و خوارق عادات کا ظاہر ہونا ضروری ہے کیونکہ انبیا و تابعین رسالت سلف سے بہی اصدار معجزات ہوا ہے پس جس شخص مین یہ صفت پائی جاوے وہ نائب برحق سمجہا جاوے اور جس مین یہ صفت نہ ہوگی - اسکو مدعی باطل تصور کیا جاوے -

صفت دوم

(۲) نائب رسول اللہ کی یہ ہے کہ جسطرح انبیاء و مرسلین معصوم ہین - ویسے ہی نائب رسول بہی معصوم ہونا چاہیے - کیونکہ کام نائب منیب دونو کا یکسان ہے - گنہگار کی ہدایت موثر نہین ہوا کرتی اور یہ صفت ضرور محتاج بہ نص ہے - کیونکہ معجزہ اور خرق عادت تو ہر شخص بچشم معائنہ کر سکتا ہے - اور یہہ صفت بغیر شہادت خدا اور رسول کے ثابت نہین ہو سکتی -

صفت سوم

(۳) نائب نبی کی یہ ہے کہ جس طرح انبیاء مرسلین روز پیدائش سے شرک و کفر سے مبرا ہین - ایسی ہی اونکا نایب بہی آلائش شرک کفر سے پاک ہونا چاہیے کبہی سجدہ اصنام کو سر نہ جہکایا ہووے بلکہ اون کے نائب کا بہی ایسا ہی حال ہونا چاہیے - کیونکہ علماء شیعہ تو اس صفت کو ضرور صفات انبیاء مین داخل کرتے ہین -

صفت چہارم

نائب برحق کی یہ ہے - کہ باتفاق علماء و مجتہدین اہل سنت یہ امر ثابت ہے کہ رسالت جناب سرور کائنات صلعم کی مخصوص بطبقہ انسان ہی نہین ہے بلکہ آپ جمیع طبقات موجودات و مخلوقات پر مبعوث ہوئے ہین جنمین ملائک - بنی جان حیوانات - نباتات - جمادات - آسمان - ستارے - عناصر - وغیرہ سب شامل ہین پس جسطرح پر کہ ان جملہ طبقات موجودات نے جناب رسول خدا کی اطاعت و فرمانبرداری کی ہے ویسے ہی انکے نائب کی کرنا ثابت ہووے اگر کسی مدعی خلافت کی صرف طبقہ انسان نے اطاعت کی ہو - اور دیگر طبقات ملائکہ اور جن اور حیوانات وغیرہ نے مطلق تعلق اور سروکار نہ رکہا ہو تو ہم اوسکو ہرگز نائب برحق نہ کہینگے کیونکہ یہ امر ممکن نہین - کہ جسنے اطاعت رسول اللہ کی ہو - اوس نے اون کے نائب کی نہ کی ہو - پس ہم کو تحقیق کرنا چاہیے کہ سوائے انسان کے اور طبقات نے کس کس دعویدار نیابت و امامت کی اطاعت کی ہے -

صفت پنجم

نائب نبی کی یہ ہے کہ علم لدنی جیسا کہ انبیاء و مرسلین کو حاصل ہوتا ہے ویسا ہی مرسل نائب کو حاصل ہونا چاہیے اور جن جن طریقون سے پہلے انبیاء تابعین رسالت کو یہہ علم حاصل ہوا انہین طریقون سے اس رسالت کے نائب کو حاصل ہوا ہو -

صفت ششم یہہ ہے کہ علم قرآن و سنت اور حل مسائل و قضایا میں بدرجہ اتم کمال رکھتا ہو - کبہی کسی سوال کے جواب مین قاصر نہو -

صفت ہفتم

یہہ کہ نائب رسول وہ شخص ہے کہ جو خداوند کریم اور رسول خدا کے نزدیک جمیع امت سے برگزیدہ اور افضل ہو اور سب سے زیادہ محبوب خدا و رسول ہو اور سب سے زیادہ خدا رسول کو وہ دوست رکھتا ہو - اور بنظر ضمیمہ سلطنت وہ شخص اشجع الناس اور اعدل الناس ہو اور قربت قریبہ بہی نبی سے اور دنکی نسبت زیادہ رکھتا ہو -

صفت ہشتم

یہہ ہے کہ کوئی حکم خدا و رسول کا نسبت امامت اور خلافت کے اس کے صادر ہوا ہو یا بحین حیات نبی کوئی معاملہ استخلاف اسکا وقوع مین آیا ہو یا بعض اختیارات رسالت مین مشارکت ہو یا نبی نے اسکے بارہ مین مشعر اطاعت وغیرہ امت کو حکم دیا ہو -

صفت نہم

یہہ ہے کہ از روئے حدیث صحیح اثنا عشر خلیفہ کلہم قریش سے ہون یہ حدیث فریقین کی مسلم ہے - اہل سنت جماعت کہ جسقدر خلفہ ہین قریش سے ہین ان اوصاف متذکرہ بالا مین پانچ علامات اول الذکر ایسے ہین کہ جو انبیاء و مرسلین کے لئے مخصوص اور بنظر تعہد کار تبلیغ رسالت یہ اوصاف نائب نبی سے بہی متعلق ہین اور باقی صفات خاص نایب نبی کے متعلق ہین ان صفات سے وہی فرقہ اور گروہ انکار کریگا جو اپنے خلفہ اور آئمہ مین ایسے صفات کا ہونا تعجب سمجھے ورنہ غور کا مقام ہے کہ جب ایسے صفات کے لوگون کا وجود ثابت ہو جاوے تو صاف ظاہر ہے کہ نایب برحق رسول اللہ کے ہین - کیونکہ خدا تعالے انکو یہ اوصاف بیوجہ فضول نہین عطا فرماتا - ہان اگر بعد رسول خدا ایسے صفات سے کوئی متصف نہ ہو سکے تو کہہ سکتے ہین کہ یہ صفات نایب نبی کے نہین ہین - اور جبکہ ایک شخص مین انبیاء کی صفات پائے جائین اور پہر نایب نبی تک بہی اوسکو نہ کہا جاوے تو بڑے ظلم کی بات ہے - ہم اسبات کے قائل نہین ہین کہ جس شخص پر ہمارا گمان نبی ہونیکا ہے اوس مین یہ اوصاف موجود نہ ہون تو ہم کہنے لگین کہ ان اوصاف کا نایب نبی کے لئے ہونا لازمی نہین - بس اب غور سے ملاحظہ فرما کر خدا و رسول کو حاضر و ناظر جانکر ہر ایک صفات و علامات مین مطابقت کی جاوے - یہہ شخص ہین

یہ صفات ثابت ہوجاوین اور پہر بمقابلہ اوسکے کوئی شخص ایسے لوگون کو نائب رسول مانین کہ جسمین یہ اوصاف نہین تو صاف پایا جائیگا کہ وہ بجائے خدا تعالے کے شیطان کی پرستش کرتا ہے - اور صاف طور پر بیتن ہے - منفعت کے لئے یہ ڈہیچ بنا رکہا ہے -

ایک از فرقہ آزادی نار

جواب از حکیم الامتہ

سنو - مین اللہ تعالے کو حاضر ناظر جانکر جواب لکہتا ہون اور آپ بہی رسم وعادت اور تقلید جابد کے سیاہ ترین پردون سے باہر ہوکر انصاف اور خدا ترسی کی آنکہہ اور کتاب اللہ الاکمل کے ضیاء اتم سے پڑہین اور بغور پڑہین اور خداوند کریم سے مدد چاہین +

مین نہایت افسوس سے لکہتا ہون کہ ہمارے مدعیان اسلام کے بڑے مسلّم دو دعوے ہین - لیکن عمل درآمد اون کے الیسا برعکس ہے گویا ہاتہی کے کہانیکے دانت اور ہین اور دکہانیکے اور - اسی کے واسطے کہا گیا ہے - اور وہ یہ ہی کہ کتاب اللہ القرآن کامل بلکہ اکمل کتاب ہے ، اور یہ ایک ہی کتاب ہے جو ڈنکے کی چوٹ سے پکار رہی ہے - لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین - اور الیوم اکملت لکم دینکم اور ھدی للناس - اور دوم یہ کہ آنحضرت صلعم خاتم النبین ہین اور آپ کی شریعت کے بعد کوئی اور شریعت نہین آنے کی - لیکن جہان کہین بات چلیگی اس کتاب کو نسیاً منسیا کر کے و قال الرسول یارب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورًا کی تیز وتند بجلی کے نیچے آجاتے ہین - اور دوسرے دعوے کو پس پشت ڈالکر از خود ایک نئی شریعت ایجاد کر دیتے ہین اور پھر اسی پر اکتفا نہین کرتے بلکہ ساتہہ ہی یہہ وعید بہی سنا دیتے ہین کہ جو اسکو نہ مانے وہ بے دین اور ملحد و زندیق اور خارج از دائرہ اسلام ہے -

مین بڑے افسوس سے لکہتا ہون کہ آپنے بہی اس خط مین الیسا ہی کیا - بلکہ یہانتک حد سے بڑہ ہے کہ اگر کوئی بات قرآن مجید مین موجود بہی تہی تو نقل مین اس کا عنوان بدل دیا ہے - اب مین اس کے مطابق آپکے قایم کردہ صفات پر نمبر وار بحث کرتا ہون اور آپ کے فتوی اور وعید کی کچہہ پروا نہین کرتا اور پھر اخیر مین بتاؤنگا کہ کتاب اللہ نے خلفا کے لئے کیا صفات بیان فرمائے ہین -

آپنے یہ صفات نائب حق اور نائب نبی اور نائب رسول کیلئے قایم کئے ہین - لیکن جہان تک مین نے قرآن مجید کو پڑہا ہے مین نے ان تینون نامون سے ایک بھی نہین پڑہا پس جب یہہ نام ہی نہین تو ان کے صفات یا ان کی معرفت یا بعثت کا کیا ذکر ہوگا - پس کیا عمدہ بات ہوتی اگر آپ ذرہ فرقان حمید پر غور کر لیتے -

پھر صفت نمبر ایک مین آپنے لکہا ہے کہ نیابت رسول اللہ اور امامت کی تصدیق کیلئے اعجاز و خوارق عادات کا ظاہر ہونا ضروری ہی - آپ قرآن مجید کو اوّل سے آخر تک غور سے پڑہو نہ خوارق عادات اور نہ اعجاز و معجزات پاؤگے اور نہ یہہ عبارت کہین پاؤگے کہ المعجزات وخوارق العادات ضرو دیۃ لرسالۃ المرسلین ولنیابۃ نوابھم ہان قرآن مجید مین وما انتم لہ بمعجزین آیا ہے - لاکن اس کے معنی آپ کے معجزہ کے ہرگز نہیں ہین -

صفت نمبر۲ مین آپنے لکہا ہے کہ صفت دوم نائب رسول اللہ کی یہ ہے کہ جس طرح انبیاء مرسلین معصوم ہین ویسے ہی نائب رسول بھی معصوم ہونا چاہیئے کیونکہ کام نائب منیب دونون کا یکسان ہے گنہہ گار کی ہدایت موثر نہین ہوا کرتی - یہان پر بھی آپنے الیسا ہی کیا قرآن مجید مین معصوم کا لفظ بے گناہ کے معنون مین کہین نہین آیا البتہ واللہ یعصمک من الناس آیا ہے جسکے یہ معنے ہین کہ اللہ تجہے لوگون سے بچائیگا گناہ کا یہان پر ذکر تک نہین -

لیکن اس غلطی کی جڑہ یہہ ہے کہ نامراد شیعہ علی علیہ السلام یا نامراد شیعہ حسین علیہ السلام نے جب دیکہا کہ اس آیت کریمہ کے رو سے جو عصمت آنحضرت کی ہوئی ہے اوسکا ہمارے اماموں مین تو نام ونشان بہی نہین اور یہہ الیسی زد تہی جو کہ شیعہ مذہب کے سب بخیئے ادہیڑ دیتی تہی تو انہون نے اہل اسلام کو دہوکا دینے کے واسطے معصوم بمعنے بیگناہ لکھنا شروع کر دیا -

۳ - مین آپ نے لکہا ہے کہ کبہی سجدہ اصنام کو سر نہ جہکایا ہو یہان پر مین اسواسطے کچہہ زیادہ نہین لکہتا کہ اوّل یہہ نمبر ۴ مین داخل ہین اور دوم یہ کہ آپکے اصل قایم کردہ کے خلاف ہے کیونکہ آپنے لکہا ہے کہ وہ صفات عوام الناس مین بہی پائی جاتی ہے -

۴ - آپنے لکہا ہے باتفاق علماء و مجتہدین اہل سنت یہہ امر ثابت ہے کہ رسالت جناب سرور کائنات صلعم مخصوص بطبقہ انسان ہی نہین ہے بلکہ آپ جمیع طبقات موجودات ومخلوقات پر مبعوث ہوئے ہین جنمین ملائک بنی جان حیوانات نباتات جمادات آسمان ستارے عناصر وغیرہ سب شامل ہین - اور جس نائب کی یہہ سب طبقات اطاعت نہ کرین وہ ہرگز نائب برحق نہین ہے -

مین علماء اور مجتہدین پر بہتان لگانا بدترین گناہ جانتا ہون آپ اگر سچے ہین تو حضرت امام مالک حضرت امام ابو حنیفہ امام شافعی امام احمد بن حنبل امام بخاری امام قاضی یوسف کی تصریح اونکی کتابون سے پیش کرین ورنہ اس گندی شیعانہ عادت سے توبہ کرین علاوہ برین یہہ کیسی نئی شریعت آپ نے بنائی ہے اللہ تعالی نے تو اپنی کامل کتاب مین انس کیطرف آنحضرت کو ارسال فرمایا ہے البتہ یہ بہی آیا ہے کہ بعض جنون نے قرآن کو سنا اور ایمان لائے اور بس - ہان اگر آپ اس تیس پارہ والے قرآن مجید سے کہ جسکا جامع اور حافظ خود اللہ علیم وقدیر ہے اپنے دعوے کے مطابق نکال دین تو ہم ماننے کے واسطے تیار ہین مگر الیسا ہرگز نہین اسی وجہ سے آپنے قرآن مجید کا نام تک نہین لیا یاد رکہو علماء اور مجتہدین نے شارع نہین ہوتے -

۵ - مین آپ نے لکہا ہے کہ علم لدنی حاصل ہونا چاہیئے مین نے قرآن مجید کو بہی پڑہا ہے اور اس لفظ پر بہی بہت دفعہ غور کیا ہے نہ یہ قرآن مجید مین ہے اور نہ اس کے کوئی صحیح معنے ہین کیونکہ علم لدنی کی یا اگر متکلم کی ہے تو اس کے معنے ہوئے میرے پاس کا علم تو کیا آپ کے پاس کا علم سب رسولون اور نائبون کے لئے ضروری ہے وہی بس ہے اور اگر یا نسبت ہے تو معنے ہوئے لدن والا علم اور لدن کے معنے ہین کسی کے پاس والا علم تو کیا کسی پاس والا علم ہر ایک انسان کے پاس نہین ہوا کرتا ہان قرآن مجید مین ایک بندہ کی نسبت آیا ہے جسکو حضرت موسیٰ ملے تہے علمناہ من لدنا علما پس اگر حضرت موسیٰ کو وہ علم حاصل تہا تو ملاقات بے فائدہ اور ان کے سوال جو قرآن مجید مین مذکور ہین انکی تکذیب کرتے ہین اور اگر نہ تہا تو پھر بقول آپ کے حضرت موسیٰ رسول کیا نائب رسول بہی نہ ہوئے -

۶ - آپنے لکہا ہے کہ علم قرآن وسنت اور حل مسایل وقضایا مین بدرجہ اتم کمال رکہتا ہو کبہی کسی سوال کے جواب مین قاصر نہو -

اس نمبر مین + گاہ باشد کہ کودکے نادان + بغلط بر ہدف زند تیرے - صادق آنے لگا تہا لیکن اسقدر کو بہی آپ نے ہاتہہ سے ضائع کر دیا اسکی تفصیل یہ ہے کہ بیشک علم قرآن وسنت امام کو سب سے زیادہ ہونا چاہیئے - لاکن رہا یہ کہ کسی سوال کے جواب مین قاصر نہو یہ نہ رسول کا کام ہے - اور نہ اسکے (بقول آپکے) نائب کا ہان البتہ اس زمانہ کے ملاؤن کی تعریف مین کسی خوش مذاق نے فرمایا ہے کہ - ملا آن باشد کہ بند نہ شود - ورنہ اور سب کو بعض وقت اللہ اعلم کہنا پڑتا ہے ہان اگر وہ امر الیسا ہو کہ ان کی راہ مین آگیا ہے - تو پہر ضرور اسکا انکشاف ہوجاتا ہے -

۷ - مین آپنے لکہا ہے کہ نائب رسول خداوندکریم اور رسول خدا کے نزدیک جمیع امت سے برگزیدہ اور افضل اور محبوب ہو اور سب سے زیادہ خدا اور رسول کو وہ دوست رکہتا ہو - اور بنظر ضمیمہ سلطنت وہ اشجع الناس اور اعدل الناس ہو اور قربت قریبہ بہی نبی سے اوروں کی نسبت زیادہ رکہتا ہو -

یہان پر بہی آپ نے حق وباطل مین خلط کیا ہے - بیشک وہ مجتبیٰ اور افضل اور محبوب ترین اور محب ترین اور اشجع الناس اور اعدل الناس ہونا چاہیئے لاکن قربت قریبہ کا ذکر کیا آپ قرآن مین بتا سکتے ہین -

دیکھو یہہ شیعہ نامراد کے خیالی پلاؤ ہین وہ الیسی نادان قوم ہے جسنے الیسے اصول قایم کئے ہین جنسے انبیاء رسل اور کتاب اللہ اور دین اسلام پر حرف آتا ہے مثلاً اون کا یہ اصل ہے کہ سب انبیاء اور ائمہ کے لئے مارا جانا ضروری ہے حالانکہ اللہ علیم فرماتا ہے واللہ یعصمک من الناس اور فرماتا ہے لاغلبن انا ورسلی پھر دیکہو مسیح کو مقتول کہنے والون کی کیا خبر لی ہے -

کیا شیعہ نے اپنی عقل کو بہی جواب دیدیا ہے جیسا کہ قرآن مجید کو بیاض عثمانی کہکر بالائے طاق رکہدیا تہا - کیا وہ غور نہین کرتے جو بادشاہ مارا جائے اور اس کے جانشین اور لوگ ہو جائین تو کیا اوس جیسا مردود مخذول کوئی اور ہے مثلاً بقول اون نادان دشمنان اسلام کے آنحضرت تو زہر سے شہید ہو گئے جو کہ یہودی عورت نے دی تہی اور (نعوذ باللہ من ذالک) ابوبکر عمر عثمان رؤساء منافقین آپکی خلافت پر بیٹھ گئے اور

قربت قریبہ والے حضرات آہین مارتے حسرتین بھرتے رہ گئے اور پھر یہ سلسلہ دین ممتد ہوا کہ چودہوین صدی جاتی ہے۔

پر اب تک قربت قریبہ والے مخذول چلے آتے ہین اور سرمن رائے کے ایک مفقود الخبر شیر خوار کی امید پر عجل فرجا جپ رہے ہین کیا اگر یہی حقیقت ہے تو پھر نعوذ باللہ آنحضرت سے جو کہ سید الانبیاء اور خاتم الانبیاء ہین کون مردود اور مخذول زیادہ ٹھہریگا کہ جنکے آگے اور پیچھے اور دائین بائین عمر بھر مین رؤسا منافقین ہوں اور پھر وہ اسپر اسقدر غالب ہوں کہ کوئی امر آنحضرت کو اپنے منشاء کے مطابق نہ ہونے دین حتی کہ وحی برحق کے حق مین وصیت بھی نہ لکھنے دین اور پھر قبر مین بھی بیچارہ چھوڑین اور قربت قریبہ والون کو چودہوین صدی تک پا بجانہ ہونے دین کیا اگر اس سے بھی کوئی زیادہ مخذول و مردود متصور ہو سکتا ہے تو آپ مجھے ضرور بتائین۔

پھر دیکھو انکا یہہ اعتقاد ہے کہ قرآن مجید کو عثمان منافق (نعوذ باللہ) نے جمع کیا ہے اور اپنی طرف سے اوس نے بہت کچھ کمی بیشی کر دی ہے جسکی وجہ سے یہہ اب قابل اعتبار نہین رہا اب آپ غور فرمائین خداوند کریم تو فرماتا ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون اور پھر فرماتا ہے ان علینا جمعہ و قرانہ پر یہ دشمنان اسلام کہتے ہین عثمان نے جمع کیا اور بہت کچھہ تغیر تبدل کیا۔ اور پھر یہہ بھی نہین کرتے کہ اپنے پاس سے کوئی اور قرآن نکالین بلکہ اس محفوظ مکتوب کو چھوڑ کر انسانی بنائے ہوئے مجموعہ پر اتر آئے جو کہ لا یغنی من الحق شیئا۔ اور یہی وجہ ہے کہ آریہ کیطرح انسانیت کو خیرباد کہکر انعام کی طرح شہوت رانی مین ایک نے نیوگ جیسا غیرت کش طریق نکالا اور دوسرے نے متعہ جیسے انسانیت کے غارت کن طریقہ کے ایجاد سے محبات حسین سے شہر دن کے چکلون کو پر کر دیا اور پھر بہت سی انسانی نسل کو زندہ در گور کر دیا۔

اب آپ سنین اور غور و انصاف سے سنین کہ قربت قریبہ کا اصل بھی اسی دشمن اسلام فرقہ نے ایجاد کیا ہے اور یہہ بھی ایسا ہی گندہ اصل ہے جس نے اسلام کی بیخ کنی کی بلکہ یہود کے حق مین آنحضرت اور قرآن کے برخلاف ڈگری دیجاتی ہے کیونکہ موسوی سلسلہ کیسا نہ قربت قریبہ رکھنے والے یہود ہین یا کہ آنحضرت صلعم جو کہ بنی اسحاق سے نہین بلکہ بنی اسمعیل سے ہین۔

اور یہود کا اعتراض بھی یہی تھا کہ وہ نبی بموجب حکم توریت ہم سے ہونا چاہئے جو کہ سلسلہ موسوی کی قربت قریبہ رکھنے والے ہین نہ بنی اسمعیل سے پس اگر قربت قریبہ شرط ہے تو یقینا ڈگری یہود کے حق مین ہے۔ ہان یہان پر آپ ایک کہہ سکتے ہین کہ رسالت کیواسطے قربت قریبہ شرط نہین البتہ نیابت کیواسطے شرط ہے جیسا کہ آپ نے لکھا ہے۔ لیکن یہ غلط ہے کیونکہ جب غیر قربت قریبہ والیکو اکمل چیز ملسکتی ہے تو ادنی چیز کیون نہین ملسکتی حالانکہ نہ رسالت موروثی چیز ہے اور نہ نیابت موروثی ہے رسالت کیواسطے یہی ان ینزل اللّٰہ من فضلہ علی من یشاء من عبادہ۔ اور نائب کے واسطے بھی فرمایا ہے لیستخلفنہم فی الارض اور یہہ کنکو کہا ہے عام مومنوں کو نہ کہ خاص قربت قریبہ والون کو پس یہہ شرط قرآن کے مخالف ہے اور خدا کے فعل کے بھی برخلاف ہے کیونکہ فرمایا تو یہ کہ مین خلیفہ بناؤنگا۔ اب ہم دیکھتے ہین کہ آنحضرت کے بعد کسکو بنایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پس جس امر کو خدا کی کتاب اور فعل رد کر دین وہ ہرگز قابل اعتبار نہین ٹھہر سکتا۔

۸ مین آپنے لکھا ہے کہ کوئی حکم خدا و رسول کا نسبت امامت اور خلافت اہل کے صادر ہوا ہو یا بحین حیات نبی معاملہ استخلاف اسکا وقوع مین آیا ہو بعض اختیارات رسالت مین مشارکت ہو سیا نبی نے اوسکے بارہ مشعر اطاعت وغیرہ امت کو حکم دیا ہو۔

سنئے اگر اس کے معنے یہ ہین کہ شخصی کر کے حکم خدا یا حکم رسول اوس کی نسبت پہلے صادر ہو چکا ہو۔ تب تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ کسی رسول کے واسطے ایسا نہین ہوا ورنہ اس کے موقع پر کبھی نزاع نہ ہوتا مثلاً اگر آنحضرت صلعم کی نسبت لکھا ہوا ہوتا کہ ان کا نام فلان ہوگا اور فلان قوم سے اور فلان بستی اور فلان محلہ فلان مکان مین فلان وقت مین فلان مرد سے فلان عورت کے پیٹ سے پیدا ہونگے وغیرہ وغیرہ تو پھر کب نزاع واقع ہو سکتا تھا مگر ہرگز ایسا نہین ہوا بلکہ کبھی کسی کیواسطے ایسا نہین ہوا۔ کیونکہ ایمان کی حد سے عیان کے حیز مین آجاتا ہے اور وہ محل ثواب نہین رہتا ہے۔

اور اگر اس کے یہ معنے ہین کہ بعض صفات بیان کر کے مجمل رنگ مین اوسکی بعثت کی خبر دیجائے۔ اور پھر خداوند کریم خود اپنے فعل سے اور تائید سے اوسکی شہادۃ دیدے تو یہ امر مسلم ہے لاکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے شیعہ کے ائمہ اثنا عشر مین جیسا یہ امر معدوم یا کالعدم ہے اور ایسا کسی امام مین نہین ہوا اور غالباً اسکی یہہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ جس طرح عیسائیون نے مسیح کو خدا بنانا تھا تو خداوند کریم نے اسقدر مکروہین اوسمین رکہدین جو کہ اوسکی خدائی کو پاش پاش کر دیتی ہین اسی طرح چونکہ شیعہ نے اپنے ائمہ اثنا عشر کو بڑا بنانا تھا اسوجہ سے عدم تائید کا سیاہ داغ اونکی پیشانی پر لگا دیا تاکہ یہہ بت اپنا پول خود ظاہر کر دے۔

باقی رہا بحین حیات استخلاف ہونا یا بعض اختیارات رسالت مین شریک ہونا مشعر اطاعت وغیرہ یہہ سب ایسے امور ہین جو کہ قرآن مجید مین ہرگز نہین ہین۔

۹ مین اپنے لکھا ہے کہ از روئے حدیث صحیح اثنا عشر خلیفہ کلہم قریش سے ہون یہہ حدیث فریقین کی مسلم ہے سنت جماعت کے جسقدر خلیفہ ہین قریش سے ہین۔

سنئے قرآن مجید نے ہرگز یہ نہین فرمایا کہ وہ قریش سے ہون گے اور نہ یہ فرمایا کہ وہ اثنا عشر ہون گے۔ ہان اس مین شک نہین کہ حدیث مین آیا ہے لاکن حدیث مین قریش آیا ہے۔ سادات یا علوی یا حسنی ہرگز نہین آیا پس اگر یہ حدیث آنحضرت صلعم کی مانی جاتی ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ائمہ اثنا عشر سادات سے تسلیم کئے جاتے ہین اور باقی قریش اور خصوصاً بنی عباس کو نہ انمین شمار کیا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے ایک طرف تو ائمہ اثنا عشر کی قریش سے ہونیکی خبر دی ہے اور ایک طرف فرمایا ہے کہ ہر ایک صدی کے سر پر اللہ تعالے ایک مجدد مبعوث فرمائیگا جو کہ دین کی تجدید کرے گا۔

پس اگر انسان تھوڑی سی غور کرے تو وہ ائمہ اثنا عشر کا پتہ ان دو حدیثون سے لگا سکتا ہے کیونکہ اب چودہوین صدی ہے۔ پہلی صدی تو آنحضرت صلعم کی ہوئی اور بموجب تشابہ سلسلہ محمدیہ اور سلسلہ موسویہ چودہوین صدی مسیح موعود کی ہوئی اور باران صدیون کے بارہ ۱۲ امام مجدد ہوئے۔ اور وہ عموماً قریش ہی تھے نیز آنحضرت صلعم نے ہرگز یہہ نہین فرمایا کہ میرے بعد کل امام اثنا عشر ہونگے اور وہ قریش ہونگے بلکہ یہ فرمایا ہے کہ قریش سے اثنا عشر ہونگے اور اونکی نفی یہان سے ہرگز نہین مفہوم ہوتی اور یہہ حدیث بھی اس کی تائید کرتی ہے کہ

یسلب الملک من قریش بلکہ تشابہ سلسلہ محمدیہ سلسلہ موسویہ سے چاہتا ہے کہ آخری خلیفہ امہات کیطرف اگرچہ قریش یا خصوصاً سادات سے ہو۔ لاکن آبا کیطرف سے قریش اور سادات سے ہرگز نہ ہو جیسا کہ سلسلہ موسویہ کا آخری خلیفہ اگرچہ والدہ کیطرف سے وہ کچھہ ہو لیکن باپ کیطرف سے جو کہ منشاء نسب ہوتا ہے ہرگز اسرائیلی نہ تھا اور اگر ان سب امور کو ہم پس پشت ڈالدین تو پھر یہہ بھی تو حدیث ہے کہ سلمان منا اہل البیت۔

اب مین آپ کو بتاتا ہون کہ نبوۃ اور خلافت راشدہ کیواسطے قرآن مجید نے کیا کچھہ لکھا ہے۔

رسول اور امام یا خلیفہ وہ ہوتا ہے کہ جسکی قبل از بعثت زندگی لوگون کی نزدیک ازکی و اطہر اور پارسائی ہو کر بے عیب زندگی ہوتی ہے تاکہ بعثت کے بعد اون کے لئے وہ حجت ٹھہرے جیسا کہ قرآن مجید مین آیا ہے فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون اور صحیح حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے قریش وغیرہ کو بلا کر دریافت کیا تھا کہ اگر مین کہون کہ دشمن تمہاری گھات مین ہے اور صبح کیوقت تم پر شب خون کریگا تو کیا تم تسلیم کرو گے تو سب نے بالاتفاق کہا کہ ما جربنا علیک الکذب۔

دوئم یہہ کہ اسپر خدا کی وحی نازل ہو اللہ کریم نے فرمایا ہے انا اوحینا الیک کما اوحینا الی الذین من قبلک اور پھر فرمایا قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی۔

سوئم یہہ کہ بعض غیبون پر اوسکو اطلاع دیجائے تاکہ ثابت ہو جاوے کہ بیشک یہ عالم الغیب سے اور راز رکھتا ہے۔ اللہ علیم نے فرمایا ہے لا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول لیکن سب غیبون کا جاننا اللہ تعالے سے خاص ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ارشاد ہوتا ہے قل لو اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر و ما مسنی السوء۔

(۴) چہارم یہہ کہ نصرۃ الٰہی اور تائید الٰہی اوس کے اور اسکے اتباع کے شامل حال رہے تاکہ ثابت ہو جاوے کہ بیشک اللہ قدیر اوس کے مددیر ہے خداوند کریم نے فرمایا ہے انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا وغیرہ جیسا کہ ہم دیکھتے ہین کہ آنحضرت صلعم